فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل ست

ف
یہ مختصر ہی حدیث
دراز کا اسکے آگے یون ہی
کہ جب فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو
پوچھتا ہی اونسے پروردگار عالم حال انکہ وہ بہت جانتا ہی
اونسے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین
کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجکو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان
اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتے ہین پس فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اونھون نے مجکو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

**امابعد** عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین

پھر جب حق تعالے فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی
کہ اون مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا
سو وہان بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ
جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی **نظم**
سیہ دل نبہ کار گو مین ہون لیکن فدائی ہون اسکے عاشقون کا یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
کہ اس دلبین پر تو پڑے صادقون کا اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا
اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کر کے
توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع**
وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ ✤ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل پہلی** اور
دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین **فصل تیسری** سالکین کی تربیت کی
ترتیب مین **فصل چوتھی** [مشائخ قادریہ] کے اشغال مین **فصل پانچوین** مشائخ چشتیہ کے اشغال مین
**فصل چھٹی** مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل ساتوین** آل کا اشغال یعنی
تحصیل نسبت مین **فصل آٹھوین** عزائم اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی کی
شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ
مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین
محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا سواسطے کہ ترجمہ کرنے سے
سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین کہان اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکے
خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ [عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ] کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح
اور تکثیر فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی [illegible] درج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو
مولانا شاہ عبدالعزیز مراد ہوگے اور [illegible] [illegible] ترجمۂ **قول الجمیل** نام رکھا حق تعالی اس ترجمے کو

نیز مزید کرم سے مقبول فرمائے اور مترجم اور صاحب مطبع اور سارے اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متہیئۃ
لایداع المعارف والاسرار یعنی سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے
مستعد بنایا اور تفویض معارف و اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الانبیاء المصطفین
الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابہا بالطاعات فی الاذکار اور بھیجا انبیائے برگزیدہ
اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتاویں عبادات و اذکار سے
ثم جعل لہم ورثۃ یقفون بعلمہم ویرشدہم من العلماء الراسخین الاخیار
پھر حق تعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے راسخین کا رجو انکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے
قرنا بعد قرن قائم رکھیں ولا تزال منہم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرہم من خذلہم
من الاشرار اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے اور انکو ضرر نہ پہونچا سکینگے
جو شریر انکے معاند اور منکر ہونگے وجعلہم سرجا یہتدی الناس بہا فی ظلمات الطبیعۃ
الی قرب الجبار اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت و بشریت کی
تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کیطرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو
شہید فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانہار سو جسکا کہ دل ہدایت پایا اور اسنے کلام حق کو
سنا دھیان کر کے سو وہ نور راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات و انہار ہیں ومن اعرض
وتولی فقد غوی وھوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من انصار اور جسنے اس ہدایت سے
روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہی اور کوئی اوسکا
مددگار نہیں نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا

ہم ستائش کرتے ہین اللہ کی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے جو اکیلا ہی اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اونپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اونکے آل اور اصحاب اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللّٰهِ بْنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيْمِ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا اِلَى النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اُصُوْلِ الطَّرِيْقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَايِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجِيْلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہی بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا ان دونوکو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کیطرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت یعنی کلیات درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہی یعنی دعوات و اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ تعالی اونسے اور ان فصلونکا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہی اور بہتر کارساز ہی اور نہین بچاو گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑائی والا ہ

## فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر اس غرض کو مضر نہین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

یعنی حضرت مصنف ... احمد اسعد کی ... مراد ہی کہ جو بیعت لکھی ہی ۱۲ حاجی مولانا محمد قطب الدین خان

إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهِ
وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ
بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھ پر ہی سو جو عہد شکنی
کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد کو توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا عنقریب
اوسکو اجر عظیم عنایت کرے گا وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ
وَتَارَةً عَلَى الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ
عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً
مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى أَنْ لَا يَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی
صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکۂ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے
تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر وَرَوَى ابْنُ
مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ عَلٰى أَنْ لَا يَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ
أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی
کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونمین سے
کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے
کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ
فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور جس بات مین شک اور شبہ نہین وہ یہ ہی کہ جب
ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بسبیل عادت تو وہ فعل

سنت دینی سے کمتر نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو
بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک و شبہہ نہیں بَقِيَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَعَالِمًا بِمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا
لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْاُمَّةِ فَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ
وَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ كَوْنِهٖ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْاُمَّةِ كَانَ سُنَّةً
لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین مین
اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالے نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے
اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنابر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت
ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب و حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت
ہوا ف علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ
مِنْ اَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰى قَبُوْلِ الْخِلَافَةِ وَاَنَّ الَّذِيْ تَعْتَادُهُ
الصُّوْفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِيْنَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلٰى اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً
عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدٌ عَلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرَطَ عَلٰى جَرِيْرٍ عِنْدَ مُبَايَعَتِهٖ فَقَالَ وَالنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَاَنَّهٗ بَايَعَ قَوْمًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَخَافُوْا فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَيَقُوْلُوْا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوْا فَكَانَ اَحَدُهُمْ
يُجَاهِرُ الْاُمَرَاءَ وَالْمُلُوْكَ بِالرَّدِّ وَالْاِنْكَارِ وَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِّنَ
الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْاِجْتِنَابَ عَنِ النَّوْحَةِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ
التَّزْكِيَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ
کون قسم مین سے ہے سو بعضے لوگون نے یہ گمان لیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت و سلطنت پر اور
وہ جو صوفیون کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہے

فلما انقرض الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتادبوا في حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء واما في زمن غيرهم فخيف افتراق الكلمة وان يظن بهم مبايعة الخلافة فتهيج الفتن وكانت الصوفية يتوسلون بلبس الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء اغتنم الصوفية الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله اعلم اور اسی طرح تقویٰ کی رسم تھا سے کی بیعت خلفاء میں متروک ہوگئی تھی خلفاء راشدین کے زمانے میں تو بہت سے صحابہ کے متبرک تھے جو نورانی ہوگئے تھے بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مہذب ہوگئے تھے آپ کی حضور میں تو ان کو کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کی بیعت کی مگر بیعت خلفاء کے سوا اور زمانوں میں بسبب خوف تفرقہ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد واقع ہوتا تھا اور اوس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے بعد اوس کے جب رسم بیعت کی بالکل اوٹھ گئی اور سلاطین میں متروک ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت کو جاری کیا اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ اس رسم بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگونکا بھی اوسکو اجر ملیگا جو اوس سنت پر عمل کرینگے

## فصل دوسری

اس فصل میں ماہیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے

فان قلت تقول اخبرني عن البيعة ما هي وانها امر سنة ثم ما الحكمة في شرعها ثم ما شرط من يأخذ البيعة ثم ما شرط المبايع ثم ما وفاء المبايع وما نكثه ثم هل يجوز تكرار البيعة من عالم واحد وعلماء كثيرين ثم ما اللفظ الماثور عند البيعة اور شاید کہ اگر تو کہے کہ مجھکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے کی

شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فاقول اما المسئلة الاولی فاعلم ان البیعة سنة لیست بواجبة لان الناس بایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقربوا بها الی اللہ تعالی ولم یدل دلیل علی تاثیم تارکها ولم ینکر احد من الائمة علی تارکها فکان کالاجماع علی انها لیست بواجبة سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلا پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی اور ائمۂ دین نے تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو واما المسئلة الثانیة فاعلم ان اللہ تعالی اجری سنته ان یضبط الامور الخفیة المضمرة فی النفوس بافعال واقوال ظاهرة وینصبها مقامها کما ان التصدیق باللہ ورسوله والیوم الاخر خفی فاقیم الاقرار مقامه وکما ان رضی المتعاقدین بتبادل الثمن والمبیع امر خفی مضمر فاقیم الایجاب والقبول مقامه اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب و قبول کو قائم مقام رضاے مخفی کے کر دیا فکذلك التوبة والعزیمة علی ترك المعاصی والتمسك بحبل التقوی خفی مضمر فاقیمت البیعة مقامها سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی اور تقوی کی

رسّی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّأْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقِصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلّے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کرچکا ہوا ور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کرلیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی وہ اسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاوِيْلَ مُعْضِلِهٖ عَلٰى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کرچکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے فقہائے دین کے معلوم کرچکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین کے واسطے دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون اامونکی مخالفت میں ضلال صریح ہی گویا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يَتَكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا التَّفَحُّصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰى اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ

جواب سوال سوم شرط اول

الظن ببلوغ الخبر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیعت لینے والا مکلف نہین
علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین رجال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن تھا پہونچ جانے
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص روایات پر منحصر نہین
اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین ف منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی سند کے
بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی
حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وے ائمہ
سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے خبر کا متعسر نہ تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ کہ پیری مریدی کے واسطے
اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ
درکار ہے ولا بعلم الاصول والکلام وجزئیات الفقہ والفتاوی اور بیعت لینے والا علم
اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوی کے یاد رکھنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز
قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی
طرف کم تر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجۃ ہین
اونکا حفظ مشروط ہو وانما شرطنا العلم لان الغرض من البیعۃ امرہ بالمعروف
ونہیہ عن المنکر وارشادہ الی تحصیل السکینۃ الباطنۃ وازالۃ الرذائل و
اکتساب الحمائد ثم امتثال المسترشد بہ فی کل ذلک فمن لم یکن عالما کیف
یتصور منہ ھذا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا
شرع و عبادت کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا برے خوؤن کا
اور حاصل کرنا صفات حسنہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو ان سب امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان
امور سے نہو گا اوس سے یہ کیونکر متصور ہو گا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ برعکس ہو گیا ہے

فقرا سے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر جانا اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حال آنکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکا نام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استادونسے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَآءَ الْاَتْقِيَآءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَاعْتَمَدَ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ يَّكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَآئِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَآئِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نہ جاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہی واسطے صفائے باطن کے اور یہ بات مجبول ہی اپنے ہی نوع کے اقتدائے افعال اور صفائے باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریر بدون بر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہی وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ

المؤکدۃ والاذکار المأثورۃ المذکورۃ فی صحاح الاحادیث مواظبًا علی التعلق
القلب باللہ سبحانہ وکان یادداشت لہ ملکۃ راسخۃ اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی
یہ ہی کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین
مذکور ہین مع تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یاد داشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہی
یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہو گی والشرط الرابع ان یکون امرًا بالمعروف ناهیًا عن المنکر
مستبدًا برأیہ لا امعۃ لیس لہ رأی ولا امرذا مروۃ وعقل تام لیعتمد
علیہ فی کل ما یأمر بہ وینهی عنہ قال اللہ تعالی ممن ترضون من الشہدآء
فما ظنک لصاحب البیعۃ اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا
اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جسکو نہ راے ہو اور
نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے اور روکے
فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی
صاحب بیعت کے۔ انتہی یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشدین بطریق
اولی عدالت اور تقوی شرط ہو گا **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف و مستقل الرای وغیرہ
ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین
بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا
اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی تہا لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب
عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ
مذکورہ سے ہو گی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولی ہو گا والشرط الخامس
ان یکون صحب المشایخ وتأدب بهم دهرًا طویلًا واخذ منهم النور الباطن
والسکینۃ وهذا لان سنۃ اللہ جرت بان الرجل لا یفلح الا اذا رای المفلحین کما
ان الرجل لا یتعلم الا بصحبۃ العلماء وعلی هذا القیاس غیر ذلک من الصناعات آہ

شرط سوم

شرط چہارم

پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک
اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت
الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا
مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت
نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق
ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کر سکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی شراکت اور معاونت کے بخلاف اور
حیوانات کے کہ اونکے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی
کمال ہی اور انسانکو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِي ذٰلِكَ ظُهُورُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمْرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِي
مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوبُونَ فِي اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُورُ الْقَنَاعَةُ
بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین ہین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق
عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات و خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور
ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہی اور دہوکا نکہا او سسے جو درویش
مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین
اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا
یعنی مال مشتبہ اور پیشۂ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہی **ق** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین
کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا
اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکہانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے
عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا
کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ

الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا لَا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ لِیُبَایِعَہٗ فَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَةِ وَلَمْ یُبَایِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہی یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہوا ور مقرر حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہی کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا ذکر ہی وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یُجَوِّزُ بَیْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ انکا تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہی کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّةِ عَلٰی وُجُوْہٍ اَحَدُھَا بَیْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَةُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَةً وَالثَّالِثُ بَیْعَةُ تَاْکِیْدِ الْعَزِیْمَةِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا اَوْ بَاطِنًا وَتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْاَصْلُ اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طریق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَةِ فِیْھِمَا تَرْکُ الْکَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَی الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّکُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْکُوْرَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ فِی السُّنَنِ الرَّوَاتِبِ فَالنَّکْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ مَا ذُکِرَ نَا اور پہلے

دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات
مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اونمین
جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی
وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ اَلْبَقَاءُ عَلٰی هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰی یَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا
بِنُوْرِ السَّكِیْنَةِ وَیَصِیْرَ ذٰلِكَ دَیْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ یُرَخَّصُ فِیْ
مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا یُحْتَاجُ اِلٰی طُوْلِ التَّعَهُّدِ
كَالتَّدْرِیْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا
بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن
ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک
کا ہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اونمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے
بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا
اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ
فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَیْعَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ
عَنِ الصُّوْفِیَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِیْ مَنْ بَایَعَهٗ فَلَا بَاْسَ
وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَیْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ یُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ
وَیُذْهِبُ الْبَرَكَةَ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے
سوال کے جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسی طرح
حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے
بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے
بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی
کھیل کے اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے

تکرار بیعت

جواب سوال ششم

سمجھتا ہی واسد اعلم یعنی اوسکو ہر جا بی اور ہر مر خیالی سمجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ
السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَأْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ
الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت
یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ
وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہی یعنی الحمد سے
آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہی سب تعریف اسد کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت
اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اسد کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی
برائیون سے جسکو اسد نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھکایا اوسکو کوئی راہ
بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اسد کے اور اسکی کہ محمد
بندے ہین اسد کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اسد اوپر اور اوسکی آل پر اور اوسکے اصحاب پر اور برکت
کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ
الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ ایمان
لایا مین اسد پر اور جو اسد کے نزدیک سے آیا اسد کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اسد پر اور جو
رسول اسد کے نزدیک سے آیا رسول اسد کی مراد پر صلے اسد علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے
سوا سے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا
اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوا سے اسد کے اور گواہی دیتا ہون

کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَائِہٖ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاۗءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

پھر مرشد کہے مرید سے کہ کہہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہو گی اوسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَائِہٖ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُہْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرون گا اور زنا نکرون گا اور قتل نکرون گا اور بہتان کو نہ لاؤن گا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو بناکر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرون گا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہی ثُمَّ یَتْلُو الشَّیْخُ ہَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اونکے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا ایسی بات ہی کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعتکو

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ... ابلاغ الخیر ... (حاشیہ، ناخوانا)

تو رڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہی دیگا اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف
پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد
حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے معصر ایک عالم نے اُن سے
بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے
استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوے مین
داخل ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا
مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور
یعنی تقوے مین داخل ہی پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد
مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم
ثُمَّ یَدْعُو لِنَفْسِہٖ وَلِلْمُتَلَمِّذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا
وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون
کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پونہچاوے ہمکو اور تمکو وَلَا بَاْسَ
اَنْ یُّلَقِّنَہٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشْبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ اَوِ الْجِشْتِیَّۃَ
الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَہ نَقْشْبَنْد اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السِّجْزِیِّ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا
فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون
تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم
خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کیطرف
یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کیطرف خداوندا ہمکو فتوح
اس طریقے کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے

ف قولہ الوسیلۃ ما تتوسلون بہ الی ثوابہ والزلفی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ ۱۲ بیضاوی الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ ۱۲ جلالین

یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدی بین یدیہ فانا اصافح عند البیعۃ علی ھذہ الصفۃ سنا مینے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین جو مینے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مریدسے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا انما بیعۃ النساء فبان یاخذ الشیخ طرف ثوب والتی تبایعہ طرفہ الاخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

## فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لتربیۃ السالکین درجات مترتبۃ واول ما یجب ان تعتبر فیہ العقیدۃ فاذا رغب امرؤ فی سلوک طریق اللہ فمرہ اولا بتصحیح العقائد علی موافقۃ السلف الصالح من اثبات واجب واحد لا الہ الا ھو متصف بجمیع صفات الکمال من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرھا مما وصف اللہ بہ نفسہ وثبت بہ النقل عن المخبر الصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام والصحابۃ والتابعین سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا اعتبار واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سواے اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین

اور سوا ے انکے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اونکے اور نقل اونکی
ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٌ مِنْ جَمِيعِ سِمَاتِ النَّقْصِ
وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ ایسا واحد
ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض
ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَأَمَّا مَا وَرَدَ
مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضِّحْكِ وَإِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهِ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ
تَفْصِيلَهُ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَنَعْلَمُ الْبَتَّةَ أَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّهُ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالَى كَمَا أَثْبَتَ
فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم
ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی
کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا اسا
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش
ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی ف
مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے
اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک رح نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی
اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق
قرار دینا پڑے ثُمَّ إِثْبَاتُ نُبُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُومًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَّوُجُوبُ اِتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَنَهَى وَتَصْدِيقُهُ
فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ
پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی

ف یعنی نزدیک ہم ایک تحقیق یا تو یہ ہے کہ بیٹھنے میں تو مکان اور جگہ کا حکم لازم آتا ہی ویسا استوا میں نہیں لازم آتا ہی ویسا ہی مکان وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ف

علی الخصوص اوثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی
جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی او جنت اور نار او حشر او حساب او ر رویت آلہی
او ر قیامت اور عذاب قبر او سواے انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر او صراط اور میزان جسکی نقل حضرت
سے ثابت ہی اور روایت اوسکی صحیح ہی ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ
پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيرَةَ
كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ
الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهُ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى
مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ
شَرًّا مِّنْ هٰذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید
دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق
مابین مسلمین او مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکے مرتکب پر شرع مین
حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ
سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ
وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور
استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی
طرف اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین **ف** مولانا نے حاشیے اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم
کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانۂ خدا کے واسطے مخصوص ہین

اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اشتراک فی العبادة اور اشتراک فی الاستعانة کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہیں لہٰذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گور پرست کہتے ہیں کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور او نزدیک اور غیب و شہادت اونکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو اون بیچاروں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور بد فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِیْقُ الْکَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا

تصدیق کاہن وغیرہ

ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہیں منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اوسکا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن و حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَاِنْکَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَکَذَا اِنْکَارُ ضَرُوْرِیَّاتِ الدِّیْنِ اور منجملہ کبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا

برا کہنا پیغمبر و فرشتگان

اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہی وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہی اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب و غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت نکرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا اور سود دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافروں سے دوستی کرنا انکے خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہی کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہی اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہی اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ جمع سے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی
نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی
دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب
پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین
ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَ
الصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ دَفَعَ طَرِيقَةً مَّأْمُورَةً فِي
الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف
یا رافع ہو دین کے طریقۂ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر جناب کبائر اور
ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوۃ اور صوم اور زکوۃ
اور حج کے تو ان امور کو موجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب
اور ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان
وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا اوئین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ
نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ
وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْوِلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ
مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَّلَا اعْوِجَاجٍ
پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت
خلق وغیرہ ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق
اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے

بقدر ضرورت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُوْرَةِ فِي الْأَوْقَاتِ
مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ
وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى
مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ
يَّشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِيْ تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ
إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَّهَا وَ
اعْتِمَادًا عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ
الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ
كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور
وقت خواب وغیرہ کے لئے مامور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد
اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور
ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو اوسکا وقت
آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسکو
تکا کئے رہنے کا دل کی بینائی سے اور چھوڑ دیا امور متقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ
دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب ہو قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ
سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور
جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ
جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوے کا
مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یون ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے

صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور
تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل
نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی کا
مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق
اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا
اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضائے
ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خورد پر اور گھمنڈ اور پندار کا
ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا
ناطق رہنا یعنی لا اله الا الله پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین
اور متوسط رتبہ پچاس آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہی۔
اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور
لغو سے دور رہنا اور ظاہری اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی
اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا
اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی مین
داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ
اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین
نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کی پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم
وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا
اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی
غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور
انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی

اور خلق میں صلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین
داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی
اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا
جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت مین داخل ہی اور قرض کا
لینا بالشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق
بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا
حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ
مال کو برباد نکرنا الانفاق فی المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو
دعاے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعب سے
پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین
سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

## فصل چوتھی

فی اشغال المشائخ الجیلانیۃ وہم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین
عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی رہے اونسے اور اونکے سب تابعین سے ف
مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین
غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ مین
منفصل موجود ہی فاقول ما یلقنونہ الجہر بذکر اللہ تعالی والمراد بہذا
الجہر ہو غیر المفرط فلا منافاۃ بینہ وبین ما نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حیث قال اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون

اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْثَ سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہی اسکے جواز مین اور وہ یہ ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث

ف پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس + ہست رب الناس را با جان ناس [یعنی رب جان ناس] ہٰکذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ صِفَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَہْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدُ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَ ھٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ایک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ اوسکی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار کرے وَ اِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَ صِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَّ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیَّ بِقُوَّۃٍ وَّشِدَّۃٍ لِیَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصًا قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَ اِمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَّ صِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَ اَجْہَرُ خواہ ذکر

سہ ضربی ہوا اور اوسکا طریقہ یہ ہو کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَّیَضْرِبَ مَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُسْرٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہو کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهِیَ کَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَیُغْمِضَ عَیْنَیْهِ وَیَقُوْلَ لَا کَاَنَّهٗ یُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ یَمُدُّهَا حَتّٰی یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ یَقُوْلَ اِلٰهَ کَاَنَّهٗ یُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَیُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِیَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہو اور وہ لا اله الا الله کا کلمہ ہو اور طریقہ اوسکا یہ ہو کہ بصورت نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہی پھر اوسکو کھینچے یہان تک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر اله کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہو پھر الا الله کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہی یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی وَلَعَلَّکَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَةُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَاکِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَی التَّوَجُّهِ اِلَی الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰی اِیْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدَاوَلَ فِیْ نَفْسِهِ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِهٖ وَکَفًّا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو یہہ کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہو ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہی اونکے مکانات

ذکر نفی و اثبات

کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر
اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہی کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھڑا کرین
تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی
کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ
پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات
اور ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو موصافی الذہن
اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی
اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی جہت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھے پہ ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے
کہ ایسی ہیأت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد
رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل مراعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم
سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِى الْوَحْدَةِ اور لائق ہی کہ اہل
سلوک مجتمع ہون حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر آلہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس
اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ
الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ
وَاطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ
مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر
خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا اُبھرنا اور نام خدا سے
دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ماسوا پر مقدم رکھنا
وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ مَرَّةٍ مَعَ كَفِّ تِهِمْ

الشُّرُوطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يُشَاهِدُ فِيْهِ الْاَثَرَ لَا مُحَالَةَ سَوَآءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پہ ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اسی ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّغَمِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰى دِمَاغِهٖ اِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّانِ مَنْ يَّزِيْدُ اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہی اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہی اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہی عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترا ہوا انھین منزلون پر جنپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین

ف توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا ہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهٗ اِمَّا كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا بِاَنْ يَّكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُّطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهٖ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفَسَ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهٖ وَاِرَادَتِهٖ

فصل طریقہ پاس انفاس

قَالَ مَعَ خُرُوجِهٖ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَکَابِرُ وَهٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِیْمٌ فِیْ نَفْیِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِیْثِ النَّفْسِ
اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوس طرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا ایسے ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دموں پر آگاہ ہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اسکے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس + بسلطانی رسانندت ازین پاس **شعر** تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ **رباعی** در ذات مقدست کسی را رہ نیست + در عین جلال تو کسی آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند + جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست +

فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِکْرِ الْخَفِیِّ وَنَشْوُ هٰذَا فِی الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِیْمَتِهٖ اِلَی الْفِکْرِ وَاِیْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰی طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِی السُّکُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْکَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْیَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت آلٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا

فصل طریقہ مراقبہ

وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِیَ عِنْدَهُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ کَثِیْرَةٍ یَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ یَّتَلَفَّظَ بِاٰیَةٍ اَوْ کَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ یَتَخَیَّلَهَا فِی الْجَنَانِ وَیَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَیِّدًا ثُمَّ یَتَصَوَّرَ کَیْفَ هٰذَا الْمَعْنٰی وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ یَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْکَ الصُّوْرَةِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا

حتیٰ یتحقق الاستغراق فیہا ویقع ذہول عما سواہا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کا یہ امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ
زبان سے کہے یا اوسکو دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح سے سمجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا
کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خیال کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا
اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی بیہوشی اور غفلت
اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سوا
اوسکے کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہین والاصل فیہا قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور اصل
مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی
گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فمنہا قول السالک
اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی او یتخیل فی الجنان ثم یتصور حضورہ تعالیٰ و
نظرہ ومعیتہ تصورًا لبیبًا مستقیمًا مع تنزیہہ عن الجہۃ والمکان حتی
یستغرق فی ہذا التصور تو سالک اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی
یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون الفاظ کے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ
ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک
تصور کو جمائے کہ اسمین ڈوب جاوے او یتصور وہو متکرر [illegible] قائما وقاعدا
ومضطجعا فی الخلوۃ والجلوۃ والشغل والدعۃ یا اس آیت کا تصور کرے وہو معکم اینما
کنتم یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور
بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین او یتلفظ اینما تولوا
فثم وجہ اللہ او الم یعلم بان اللہ یری او نحن اقرب الیہ من حبل الورید او
واللہ بکل شیء محیط او ان معی ربی سیہدین او ہو الاول والآخر والظاہر

وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ مُفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اسکی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی یعنی انسان
نہیں جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب ہیں
انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہے
یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجکو ہدایت
کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی اول ہے اوس سے پہلے
کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار
اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق
ہونے کے واسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ
وَالْمَحْوِ فَهِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُهٗ
اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَآءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ
شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهٗ وَهَیْئَتُهٗ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِیًا مَّوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ
مَلِیًّا فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے
لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو
زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے
مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو ہوائیں اوڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک
قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں
امیر المؤمنین علی مرتضی سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ
وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا
چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المؤمنین سید الاولیا کو

وہ طریقہ لکھا ہے جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے
کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذلک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ اَیْنَمَا
تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے ان آیت کا
مراقبہ [illegible] کیا جاتا ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو
وہ تمکو ملنے والی ہے جہاں کہیں تم ہو گے موت تمکو پا لیوگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو
فَاِذَا ظَہَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ شَیْءٌ ہَدَیْنٰہُ اَمَرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبے کا
طالب میں ظاہر ہوا اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے ف توحید افعالی
ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے
نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست ٭ کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست ٭
وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَ
الْمُرَادُ مِنْہُ مَا یَتَلَفَّظُ بِہٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان کہ اے مخاطب شارع
علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیزوں پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہی جو زبان سے بولا جاوے
اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جُرِّبَ بِالْکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ
عَلٰی مَا ہِیَ عَلَیْہِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَۃٍ وَیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِہٖ وَیَتَطَیَّبَ
وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِہٖ وَمُصْحَفًا
کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَہٗ ثُمَّ یَدْعُو اللّٰہَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْہِ الْوَاقِعَۃَ الْفُلَانِیَّۃَ
بِجُہْدِ ہِمَّتِہٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِیْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّۃً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ
وَمَرَّۃً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّۃً خَلْفَہٗ وَمَرَّۃً بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِہٖ اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا اِلٰی
یُوَاظِبَ عَلٰی ذٰلِکَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَنَحْوَہَا مَعَ الْخَلْوَۃِ فَاِنَّہٗ یَکْشِفُ عَلَیْہِ الْبَتَّۃَ قُلْتُ ہٰذَا مَا عَمِلَ
وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْہُ شَیْءٌ لِّمَا فِیْہِ مِنْ اِسَاءَۃِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشایخ نے کہا جسکا ہمنے
تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور

طریقہ کشف وقائع آئندہ

غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور رکھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے
اور رکھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف پیچھے
پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو مجھ پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر مین
شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایک بار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار
آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور ساتھ ان شرائط کے اسپر مداومت کرے
خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے
کچھ تردد ہی اسواسطے کہ ہمین ملے ابتک ہی مصحف مجید کے ساتھ والذی اختارہ سیدی الوالدی فی ہذا
الباب ان یذکر اللہ تعالی بہذہ الاسماء یا علیم یا مبین یا خبیر مع مراعاۃ
الشروط المذکورۃ اما کما وصفنا فی الذکر بضربۃ واحدۃ او بثلث ضربات
واللہ اعلم اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا
ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا
ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہے یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف مولانا نے
فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون آنکھ بند کئے
سکنے کے مراد ہے قال الوالد مما جربنا لکشف الارواح بہذہ الشروط المذکورۃ ان تضرب
فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ وفی القلب
والروح اور مشایخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے
ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب
الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین الروح کی قال لتحصیل الامور المہمۃ الصعبۃ بہذہ الشروط
ان تصلی فی اللیل ما قدر لہ ثم تضرب فی الایمن یا حی وفی الایسر یا قیوم وتفعل
ذالک الی ان تموت اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ طریقہ یہ ہے کہ
تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا قیوم کی

اسیطرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَایَا اَنْ یَّضْرِبَ اللّٰہَ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ کَمَا وَصَفْنَاہُ فِی النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَیَّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقَیُّوْمَ فِی الْاَیْسَرِ
اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہے کہ اسکی ضرب دل مین لگاوے اور لا الٰہ الا ھو کی اسطرح ضرب
لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف
لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لِشِفَاءِ مَرِیْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ اَوْ تَوْسِیْعِ الرِّزْقِ
اَوْ قَہْرِ عَدُوٍّ فَلْیَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِہٖ فِی الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی فَلْیَذْکُرْ
بِذٰلِکَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَیْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَیَقُوْلُ یَا شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ
اَوْ یَا مُذِلُّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ اور جب خدا عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی
شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کہ وہ اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنے سے
طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفا کے لیے یا مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین
یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم بالحکم

## فصل پانچوین

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَایِخِ الْجِشْتِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ خَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ
الْجِشْتِیِّ وَجِشْتُ قَرْیَۃٌ شُیُوْخُہُمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل بیچ مشایخ
چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے
پیران کے گانون کا نام ہے رضی اللہ عنہ اور ان سے اور انکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ
معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین انکے ہاتھ پہ ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے
کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ یعنی
خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا قَالَ وَجَاءَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَی اللّٰہِ وَاَفْضَلِہَا عِنْدَ اللّٰہِ وَاَسْہَلِہَا لِعِبَادِہٖ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِمُلَازَمَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ فِی الْخَلْوَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ

تعالیٰ وجہہٗ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات وعلیٌّ یسمع ثم قال علیٌّ کرم اللہ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع ثم لقن علیٌّ کرم اللہ وجہہ الحسن البصریَّ وھکذا اخّی وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند ھؤلاء المشائخ وعلی قوانین اہل الحدیث فیہ بحث طویل مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہون سے زیادہ نزدیک ہو اسکی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کرلے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرتؐ نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرتؐ اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پونہچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہی ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہی کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہی اور بشدت منقطع ہی اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہی مترجم کہتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہی لیکن اولیا چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہی کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نجیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہی واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہٗ امرہٗ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولیٰ ثم یامرہٗ بالاستغفار عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہٖ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم

فاجتہد ان لا یأتی علیک زمان الا وانت ذاکرٌ واعلم ان قلبک موضوعٌ تحت
ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ زہر الصنوبر وله بابان باب فوقانیٌ وباب
تحتانیٌ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر
پنجشنبے کا دن ہو تو بہتر ہی پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کا اور دس بار درود پڑھنے کو
پھر مرشد کہے اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبکم یعنی یاد کرو یاد
کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجکو نہ گذرے اور معلوم کر ای
طالب تیرا دل کہ وہ تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اوسکے دو
دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے
وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اما الباب الفوقانیُّ
ففتحہٗ بالذکر الجلیّ واما التحتانیُّ ففتحہٗ بالذکر الخفیّ دل کے اوپر کے دروازے کی
کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فاذا اردتَّ
الذکر الجلیّ فاجلس متربعاً وخذ العرق الذی یسمّی کیماس بابہام قدمک الیمنی
والتی تلیہا وسمعتُ سیّدی الوالد قدس سرہٗ یقول ہو عرقٌ فی بطن الرکبۃ
یہبط من جانب الفخذ واخذہٗ بہذہ الکیفیۃ یفید نفی الخواطر ویجمع الہمۃ
ویسخن القلب تسخیناً عجیباً پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو
جسکا کیماس نام ہی اپنے داہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کو اور مین نے اپنے والد مرشد قدس
سرہ سے سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کر دیتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ واجلس جلسۃ
الصلوۃ مستقبل القبلۃ باجتماع العزیمۃ ثم قل لا الہ الا اللہ بالشدّ والمدّ واخرج
القوۃ من داخل القلب ومخرج لفظۃ لا من السرۃ وامددہا الی المنکب الایمن
ولفظۃ الہ من ام الدماغ مشیراً بذلک انک اخرجت محبۃ من سوی اللہ تعالی

مِنْ بَاطِنِكَ وَأَلْقِيْهِ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے روبقبلہ بحضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہے لا اِلٰہ
الا اللہ سختی اور کشش کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ
داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو
اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰہ کو دل میں سختی اور قوت کے
ساتھ ضرب کرے وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِيْ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ
وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی و اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ
وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَّا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ
يُخَلِّيَ رُبُعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِّنَ الدَّسِيْمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهٗ اور شرط
اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت
کم نہ کرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ
پریشان و خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَّ پَاسِ اَنْفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَّاقِفًا عَلٰى اَنْفَاسِكَ
فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ كَاَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ
مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ
فِيْ قَلْبِكَ اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب
دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ لا اِلٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے
اور جب دم اندر کی طرف آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو
ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوْا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا
اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِهٖ اِذْ اَنَّهٗ صَارَ مَعْبُوْدًا اِلٰهٌ فِيْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ

القبلۃ والاستواء علی العرش وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالی بینہ وبین قبلتہ وسأل جاریۃ سوداء فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسألہا من انا فاشارت باصبعہا تعنی اللہ ارسلک فقال ہی مؤمنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا تربط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش وتصور النور الذی وضع علیہ وہو ازہر الالوان کمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث مشایخ چشتیہ نے فرمایا ہی کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور کا تھمنا ہی مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیر ہین سو نہین کوئی عابد بجی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اوسکے مقابل ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہو گیا ہی بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے و بقبلہ ہونا اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی اوسکے درمیان اور اوسکے قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہی لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہی پس فرمایا آپنے کہ یہ ایماندار ہی تو اے سالک تجپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ تو عرش کی طرف متوجہ ہوکر اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لایق اوسکی تفصیل کے نہین فاذا اتقی الطالب بنور الذکر

الثامن عشر المراقبة وهي مشتقة من الرقيب سميت بهذا الاسم لان الطالب يراقب قلبه او يراقب الله كما ان الله يراقبه فيقول بلسانه او يتخيل بقلبه الله حاضري الله ناظري الله شاهدي الله معي او الا انه بكل شيء محيط او كانه حاضر بينك وبين القبلة تشاهده پھر جب طالب رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنیکا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے الا انه بكل شيء محيط یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قال المشايخ من اراد الدخول في الاربعينية يلزمه مراعات امور دوام الصيام ودوام القيام وتقليل الكلام والطعام والمنام والصحبة مع الانام والمواظبة على الوضوء في حالات اليقظة وعند المنام وربط القلب مع الشيخ على الدوام وترك الغفلة وان تكون عنده من الحرام فاذا دخل في الحجرة رجله اليمنى تعوذ وسمى وقرأ سورة الناس ثلث مرات واذا دخل الرجل اليسرى قال اللهم انت ولي في الدنيا والاخرة كن لي كما كنت لمحمد صلى الله عليه وسلم وارزقني محبتك اللهم ارزقني حبك واشغلني بجمالك واجعلني من المخلصين اللهم امر نفسي بجهادي ناديتك يا انيس من لا انيس له رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين ۔ مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنا اور کھانا اور سونا اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اوسکے نزدیک غفلت بمنزلہ حرام کے ہوجاوے پھر جب حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ

الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللہم سے آخر تک
دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار
و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے
اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے الٰہی انیس اوسکے
جسکا کوئی انیس نہین الٰہی رب مجکو چھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے فیقوم علی المصلی و یقول
اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً وَّیَجْتَہِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ
مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاہَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے اپنا مونہ متوجہ کیا یکسو ہو کر
اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے
پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین
خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَۃَ قَرَأَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ
ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَۃِ فَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُہَلِّلُ
وَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ وَیَضْرِبُہٗ فِی السَّمَاءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ وَیَضْرِبُہٗ فِی
الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِہٖ
اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر
میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت کر کے بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے
اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت کے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح

اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو اسکے دل پر وَلِلْچِشْتِیَّةِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَا هَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہی وَلَهُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب آری ہین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْیُرَاعِ کُلَّ لَیْلَةٍ مِّنْ لَیَالِی الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَیَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَیْ آسان کنندۂ دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا کَانَ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ کُمَّهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَبَکٰی وَدَعَا اللّٰهَ الْحَاجَتَهٗ خَمْسِیْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ یُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہی کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ تین رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سو بار پڑہے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑہے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب

ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں الٹا کیونکر جائز ہوگا حال آنکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن میں الٹا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کیا واسطے شعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

## فصل چھٹی

فِي اشْتِغَالِ الْمَشَايِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَواجه بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشایخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہوا اونسے اور اون کے سب مریدون سے قَالُوا الطُّرُقُ الْوُصُوْلُ إِلَى اللهِ ثَلٰثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ ذِكْرُ النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَهُوَ الْمَأْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهُ أَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهُ فِيْ بَطْنِهِ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى الْأَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ إِلَى الْمَنْكِبِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهُ إِلٰى رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ إِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهِ بِالشِّدَّةِ إِلَّا اللهُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اون گناہون کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پونہچے پھر مونڈھے کو

سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے اِلَّا اللہ کی

**ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ بادی سلوک میں اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب بناتا ہی قَالُوا لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوْكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کرنیے اور جمعیت عزمیت اور عشق کے ابھانے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا وہ سپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونہچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور اوس حبس دم میں جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہی

**ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند ٭ اثبات مقالات رہا بین بکنند ٭ حبس نفس و حصر نفس وارد فرق ٭ حبس نفس ست انچہ نشانش بدہند ٭ وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہی تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پونہچے طاق عدد کی رعایت کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار و علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ كَمَا يَبْدُوْ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات

معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسے دل مین خطرات
اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتِحْ
لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاسْمِهٖ وَالنَّفْرُ
عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ
الثَّلٰثَةِ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی
کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نکھلا تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت
اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو بشرطہا مذکورہ اوسکو پھر
از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ
وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خواجہ مُحَمَّد بَاقِيْ وَمَنْ يَقْرُبُ مِنْهُ فِي الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ
ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین
نقشبندیہ کے نزدیک نتھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم ف
مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد ذکر حدیث مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین
بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھہ یا بعض ادعیہ کے ساتھہ وارد ہوا ہی سَمِعْتُ
سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَمْهَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَمْيَلُ لِلْجَذْبِ
مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہی اور اثبات مجرد
جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہی وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشَّدِّ التَّامِّ
وَيَمُدَّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ
يَقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّقَدْ رَاَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا
اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کے لفظ کو
اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی چھتلی تک پونہچے حبس دم کے ساتھ
اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہان تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ

میں نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور
اس سے اکثر بھی وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یحکی عن نفسہ انہ کان فی البدایۃ
یقول النفی والاثبات فی نفس واحد مائتی مرۃ واللہ اعلم اور میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے
سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے
واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ
نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت ادراکیہ
باقبال تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین
گردد وصفتہا ان یحبس النفس تحت السرۃ حبسا یسیرا ثم یتوجہ بمجامع ادراکہ
الی المعنی المجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند اطلاق اسم اللہ ولکن قل
من یجردہ عن اللفظ فلیجتہد ہذا الطالب ان یجرد ہذا المعنی عن الالفاظ ویتوجہ
الیہ من غیر مزاحمۃ الخطرات والتوجہ الی الغیر ومن الناس من لا یمکنہ
ہذا النحو من الادراک فمن المشایخ من یامر مثل ہذا بالدعاء وصفتہ ان لا یزال
یدعو اللہ بقلبہ یقول یا رب انت مقصودی قد تبرأت الیک عن کل ما سواک ونحو
ذلک من المناجاۃ ومنہم من یامرہ بتخیل الخلاء المجرد والنور البسیط فیتدرج
الطالب من ہذا التخیل الی التوجہ المذکور اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے
تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد و بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے
وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے
کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ
کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے
ہیں جو طریقہ اوس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا تیری طرف

تیرے ماسوا سے اور یا تند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ نقشبندیہ کو خلا مجرد یا نور بسیط
کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلا
مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط
سادہ روشنی سے عبارت ہی ق تا انّہا الرابطة بشیخہ اوتیسر طریقۃ وصول الی اللہ کا
رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنے مرشد کے ساتھ ف مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہون سے
یہ راہ زیادہ تر قریب ہی کیونکہ ہر مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی فرط محبت سے مرشد اوسمین تصرف
کرتا ہی ق مشایخ طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکے ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے
کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک تو ہی تجلی ذاتی
اظلال سے اوسکا تعلق کونین سے منقطع ہی اصل تعلق حاصل ہوجاوے سو اگر یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے
جو اس رتبے سے مشرف ہوے ہین جنکے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور اس
آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا
اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہی تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی
محنت مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ تبریز یا مہت یک نظر از شمس دین ؛ طعنہ
زند بر دہر صحبت کند بر چلہ ؛ و شرطہا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت فاذا
صحبہ خلی نفسہ عن کل شیء الا محبتہ و ینتظر لما یفیض منہ و یغمض عینیہ او
یفتحہما و ینظر بین عینی الشیخ فاذا اتی بشیء فلیتبعہ بجامع قلبہ و لیحافظ علیہ
و اذا غاب الشیخ عنہ یتخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ و التعظیم فتفید صورتہ
ما تفید صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی
رکھتا ہو پھر جب مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اوسکی محبت کے
اور اوسکا منتظر رہے جب کا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بندکر لے یا اونکو کھول دے اور

مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں تکّی لگاتے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت
اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکے پاس نہ ہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان
خیال کر لے بطریق محبت و تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف**
مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل مقام مشاہدہ ہو اور نور انوار تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو
بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا ذُكِرَ اللهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جنکے دیکھنے سے خدا یاد آوے
اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بموجب
اس حدیث معتمد کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جنکا جلیس اور
ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا ہے مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی
علامت بتائی اس قول میں **رباعی** با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت * وز تو نرمید صحبت آب و گلت *
زنہار ز صحبتش گریزان میباش * ورنہ نکند روح عزیزان بحلت * خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا
ہوا و ہر طرف سے دل ٹوٹکر حضرت حق سے متعلق ہو جاتا ہے تو اوسکی صحبت و محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا
دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہے اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہے ایسا جیسے کہ علو علوم پر دھوکا
نہ کھاوے مرشد نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کی علامات
ظاہر او باہر ہیں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** ای بسا ابلیس آدم رو کہ ہست * پس بہر دستی
نشاید داد دست * اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط و تفریط ہر امر میں معیوب ہے
ایسی افراط بھی بہتر نہیں جسمیں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی
ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین * سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ
إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَإِنْ
كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ اور یہ والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ
جب کسی شکل او رہیات پر ہو اور اوسکو اسی بات سے کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدلے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے وَمِنَ الْمُتَسَلِّمِينَ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اسْمُ اللهِ بِالذَّهَبِ

اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتلاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنیکا سمعت
سیدی الوالد یقول امرنی خواجہ ہاشم البخاری بکتابۃ اسم الذات وانا ابن
عشر سنین فاکثرت منہا واخذت بمجامع قلبی حتی انی کنت مشغولا بکتابۃ
کتاب فکتبت اسم الذات علی نحو من اربعۃ اوراق وما شعرت اور والد مرشد سے مین نے
سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے
اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول
تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے
مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ
خیالی پر وسمعتہ یقول رایت خواجہ خرد یکتب بابہامہ علی اصابعہ الاربع
شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ فسالتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری
وصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع عنہا واللہ اعلم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے
تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے
اپنی نشست اور بات [illegible] اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات کو ابتدای
سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی علوت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون اللہ
اعلم وللنقشبندیۃ کلمات علیہا بناء طریقتہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ
الاشغال وبعضہا علی شروط تاثیرہا فلنذکرہا اور مشایخ نقشبندیہ کے چند [illegible]
ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحین ہین تو اونھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی
اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا ہے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن
خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یاد داشت فہذہ ہی الماثورۃ
عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدہا ثلثۃ ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند
وقوف زمانی ووقوف قلبی ووقوف عددی ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن

۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی
۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اَمَّا هوش در دم فمعناه التيقظ في كل نفس فالذاكر
متيقظا متفحصا عن نفسه في كل نفس هل هو غافل او ذاكر هذا الطريق التدريجي
الى دوام الحضور وهذا للمبتدي فاذا توسط في السلوك فليكن متفحصا عن نفسه
في كل طائفة من الزمان مثل ان يتأمل بعد كل ساعة هل دخلت عليه فيها
غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعزم على تركها في المستقبل وهكذا
حتى تصل الى الدوام ويسمى هذا الاخير بوقوف زماني واستخرجه خواجه نقشبند
لما رأى ان التوجه الى علم العلم في كل نفس تشوش حال المتوسط فانما اللائق
به الاستغراق في التوجه الى الله بحيث لا يزاحمه علمه هذا التوجه. ہوش در دم
کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھہ تو ہمیشہ بیدار اور متفحص ہے اپنی ذات سے ہر سانس
مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریجی دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی
کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آئے تو چاہیے تفحص کرتا رہے
اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت
آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے
اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری
مسمی بوقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اونھون نے معلوم کیا کہ متوجہ
ہونا علم العلم یعنی اس نسبت کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہی اوسکے مناسب
تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اس طرح کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال نہو ف
مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی متوسط کے
اور تھوڑے تھوڑے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لائق بمرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف

ہوش در دم

رمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دابا اور بعد موت
کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے
حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاو اور مستعد ہو جاو عرض اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو
قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاوگے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اَمَّا نظر بر قدم فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ
يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُوْدِهِ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى
النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ وَيَمْنَعُهُ عَمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهِ وَفِي حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ
اِلَى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِي اَمَّا
الْمُنْتَهِي فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَاَمَّلَ فِي حَالِهِ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهُ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهُ وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً
بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے
کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے
اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سے
روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان لگانا
اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب
ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ
والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی
علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ
فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ
فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ

ذلك استأنف التوبة وعلم ان ذلك صنمه ثم يقول لا اله الا الله يعني نفيت
عن قلبي الشيء الفلاني واثبت حب الله مكانه وذلك لان عروق المحبة في
داخل القلب كثيرة مخفية لا يمكن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ ويجب عليه
ان يتفحص هل في قلبه حسد لاحد او حقد او اعتراض فليكسره ويبدله ومنه هذه
الكلمة ۔ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف
تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا تفحص کرے کہ آیا اوس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اوسکو معلوم ہو جاوے
تو پھر اوس سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ بت ہے اسواسطے کہ جو شخص کو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع بت
ہے پھر کہے لا الہ الا اللہ لا آلہ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے
قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت
کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اونکا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص و تلاش سے و سالک پر
واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل میں کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو
توڑ ڈالے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی
محبت کا خالص ذرا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اوسکو وحشی کر دیا
اما خلوت در انجمن فمعناه ان يشتغل بقلبه بالحق في الاحوال كلها من الد
والكلام والاكل والشرب والمشي فيجب ان يحصل السالك ملكة التوجه الى
الحق في وقت الاشتغال بهذه الاشغال قال خواجه نقشبند واليه الاشارة
في قوله عز من قائل رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله بل الحق ان
التي هم بزي الفقراء ودوام التعلق بالله يكون غالبا مظنة للرياء والسمعة
فالاولى ان يكون الرجل بزي العلماء والديانة والاجتهاد في الطاعات ويكون القلب
مع الحق دائما قال الخواجه علي الراميتني بالفارسية **شعر** از درون شو آشنا
و از بیرون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان + اور خلوت در انجمن کا

یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھانے میں اور کلام کرنے اور
کھانے اور پینے اور چلنے میں تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف توجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ ہم
پہنچاوے ان اشغال کو کہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ
کے قول میں کہ مرد وہ لوگ ہیں جنکا سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم
کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر انشان ہونا اور [illegible]
متعلق بند کر خدا رہنا اسطرح کہ لوگوں پر مخفی رہے ایسے انکے دکھانے اور سنانے کا مسئلہ ہے تو بہتر ہے
کہ وضع اور لباس تو علما اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے
ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشنا
رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہے جہان میں ف مترجم کہتا ہے مصنف
حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں قسم ریاکاری سے ہے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں باقی سے کے
واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق ہے اکثر عوام کو اونکے ساتھ عقیدت ہوگی یہی
گمان کرینگے کہ یہ ملا ہیں اتنا انکے لیئے ہے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقر کے یا مطلق
ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال
کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَمَّا يَادْ كَرْدْ فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا
بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی
و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اوسکی تکرار
کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے
فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ
ذکر یعنی یاد ضد غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بازگشت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ
كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَقُوْلُ [illegible]

بجامع همته یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرة لک اتمم علی نعمتک وارزقنی
وصولک التام سمعت سیدی الوالد قدس سره یقول هذا شرط عظیم فی الذکر
فلا ینبغی ان یغفل السالک عنه فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکة هذا اور بازگشت
یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہی کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سو یون دعا کرے اللہ عز وجل سے بجمعیت دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو
چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد شریف قدس سرہ
سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ
جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اوسکے
بعد اوسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب ہی یعنی اس فکر سے تو ہی مقصود ہی
اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیا اور بیگانا نفی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تا
کہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعا مدد کی بطریق تقلید
مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے
اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی پھر غرور غلطی سے تو اوسکو
مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی
واما نگاهداشت فهو عبارة عن طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان
یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرة تخطر فی قلبه قال خواجه نقشبند ینبغی
ان یصد السالک فی اول ما یظهر لانها اذا ظهرت مالت الیها النفس
وتأثرت بها فیعسر زوالها فهذا طریق تحصیل ملکة خلو لوح الذهن عن خطور الخطرات
واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو
لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتدائے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ

جب ظاہر ہو چلیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس میں اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا
تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے
ف مولانا نے فرمایا کہ خطرات کو ساعت دو ساعت بھی الگ رکھنا چاہیے بزرگوں کے نزدیک
یہ امر مہم ہے اور اولیا کاملین کو یہ دولت ناز ونیاز سے حاصل ہوتی ہے وَاَمَّا یاد داشت فعبارۃ
عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَحَقٌّ
اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف
سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ ہونا باستقامت
حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے
دھیان کا نام ہے جو بلا وسیلے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے
جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف
زمانی کی تفسیر کو جو ہوش در دم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت
آئی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ
عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی
محافظت کرنے کا نام ہے اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ
فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ وَاقِعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا
التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِیْلَانِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اوس قلب کی طرف
جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے
مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہو
تا بتدریج خدا ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوس پر واقف
رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اوسکو ذکر اور اوسکے مفہوم سے مہمل
اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور

وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثنا ے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود
ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر
علی بیض قلبک کن کانک طائر * فمن ذاک الاحوال فیک تولد یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے
کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجمین حالات عجیبہ پیدا ہونگے وللنقشبندیۃ تصرفات
عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد فیکون علی وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب
ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس
حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم حتی تتمثل فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع
علی نسبۃ اھل اللہ من الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما
یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا و
نحن ننبھات علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر
پس ہوتی ہی وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر
توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاوین یا اونکے خیالات
مین تصرف کرنا اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون
یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون مین خلجان کرتا ہی اوسپر مطلع ہونا اور وقائع
آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کر دینا اور سوا ے انکے اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجکو
اس کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے اما ھذہ التصرفات
عند کبرائھم اصحاب الفناء فی اللہ والبقاء بہ فلھا شان عظیم واما عند
سائرھم فالتاثیر فی الطالب ان یتوجہ الشیخ الی نفسہ الناطقۃ ویصادمھا
بالھمۃ التامۃ القویۃ ثم یستغرقھا فی نسبتہ بالجمعیۃ وھذا بعد ان تکون
نفس الشیخ حاملۃ النسبۃ من نسب القوم وکانت ملکۃ راسخۃ فیھا فتنتقل
نسبتہ الی الطالب علی حسب استعدادہ ومنھم من یشوب بھذا التوجہ الذکر

وَالضَّرْبَ عَلیٰ قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اوراس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو اونکی اورہی شان عظیم ہی اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ملکر اسے پھر ڈوب جاوے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکۂ راسخہ ہوکہ ہر دم اوسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰی هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر دی اوسنے جسپر مجھکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی و اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ سے ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوا اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد اسمٰعیل ہین اور بعضے مشایخ سے مجددی مشایخ مراد ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعَ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ ... [illegible]

سلب مرض

دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اسپر ہمت کو جمع کرے اس طرحپر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہی اوسکی خلق مین

**ف** مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے بھی کہے یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہی جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَ اَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِیَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْهِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَهٗ اُفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ یَسْتَانِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِیَ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہی کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے ابتدا سکے کہ کچھ اسمین تاثیر کرے اس طرحپر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر ازسر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِکِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلُهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهُ اِلَیْهَا بِجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت

پہونچاویگا وَ اَمَّا الاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللهِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَّيُفَرِّغُ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَّيُفْضِيْ بِرُوْحِهٖ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكُلُّ مَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہ طریقہ ہی کہ اونکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اونکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اونکی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہان تک کہ اونکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہی وَ اَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّيُفْضِيْ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پہونچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہی وَ اَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَآءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدَرِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمَا يَتَجَدَّدُ الْيَوْمَ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہی کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سواے اس واقعے کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اپنی روح کو ساعت بساعت ملا اعلیٰ یا ملا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور دیکھے کہ

طریقہ اطلاع بر نسبت اہل اللہ

طریقہ اشراف بر خواطر

طریقہ کشف وقائع آئندہ

طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوسپر حال کھلجاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعے کو دیکھکر یا خواب
مین **ف** ملأ اعلی ملائکہ کروبین کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین
اور ملا اسافل وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اونسے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِیْقُهٗ
اَنْ یَّتَخَیَّلَ تِلْكَ الْبَلِیَّةَ بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِیَّةِ وَیَتَخَیَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ
یَجْمَعَ هِمَّتَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ وَیَرْبُوَ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَأِ الْاَعْلٰی
اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدَ اِلَیْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلا نازلہ کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کا اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنیکا
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملا اسافل
کے مکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم
وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاهَا اتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِیْهِ وَالْاِلْمَامُ
بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَیْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِیْدِ مِنْ غَوَاشِی الْبَدَنِ یَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ
وَیَقْدِرُوْنَ عَلٰی تَحْصِیْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِیْ
کَانَ یَعْمَلُهٗ سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین
متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور
اوس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور
اسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد سید
کرتے تھے وَلِلشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِیِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰی فَلْنَذْکُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِیَ حَقَائِقُ مُفْرَزَةٌ بِحِیَالِهَا کَمَا هُوَ ظَاهِرُ کَلَامِ
الشَّیْخِ وَاَتْبَاعِهٖ اَوْ جِهَاتٌ وَّاعْتِبَارَاتٌ لِّلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِیَ تُسَمّٰی بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَّ
بِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِی اخْتَارَهٗ سَیِّدِی الْوَالِدُ وَصَوَّرَهَا
فَرَسَمَ دَائِرَةً وَّقَالَ هِیَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰی فِیْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِیَ الرُّوْحُ اِلٰی

ان اسم الدائرة السادسة وقال هي انا وسمعته يقول بعضها في البعض كي يستدل على ذلك بالحديث الدائر على السنة الصوفية ان في جسد ابن ادم قلبا وفي القلب روحا الى اخره ولم احفظ لفظه اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے میں اور اشغال میں توجاہیے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو ان لطائف کی صورت بنادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اسی بنا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقرر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وبالجملة معرض الشيخ احمد السهرندي ان كل لطيفة من تلك اللطائف له ارتباط لعضو من الجسد فالقلب تحت الثدي الايسر باصبعين والروح تحت الثدي الايمن بحذاء القلب والسر فوق الثدي الايمن مائلا الى وسط الصدر والخفي فوق الثدي الايسر مائلا الى الوسط والاخفى فوق الخفي والسر في الوسط والنفس في المنطق الاول من الدماغ وفي كل من هذه الاعضاء حركة نبضية فالشيخ يامر بمحافظة تلك الحركة وتخيلها ذكر اسم الذات ثم يامر بالنفي والاثبات ماذا اللفظة لا على اللطائف كلها وضاربا للفظة الا الله على القلب والله اعلم اور خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سہرندی کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور

ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل ہی اور روح کا ارتباط داہنی
چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوا اور خفی
بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط مین ہی اور
نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضا مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہی
تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور
اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر
ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفہ کا نور جدا
اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا
نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح
الطف ہی قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا
کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم اللہ کے ذکر کو ہر لطیفے مین جدا جدا ارشاد فرماتے ہین
اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہین خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچاوے
اور کلمہ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر یا پستان راست پر پہنچاوے اور کلمہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

## فصل ساتوین

بیان حقیقت نسبت

مَرجِعُ الطُّرُقِ کُلِّهَا اِلَی تَحصِیلِ هَیأَةٍ نَفسَانِیَّةٍ تُسَمّٰی عِندَهُم بِالنِّسبَةِ لِاَنَّهَا انتِسَابٌ وَارتِبَاطٌ
بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِالسَّکِینَةِ وَبِالنُّورِ مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی
جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عز وجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی
اور اونکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِیقَتُهَا کَیفِیَّةٌ حَالَّةٌ فِی النَّفسِ النَّاطِقَةِ مِن
بَابِ التَّشَبُّهِ بِالمَلَائِکَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَی الجَبَرُوتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناظر عالم جبروت کے ف
تَفصِیلُهُ اَنَّ العَبدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالاَذکَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ

قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ
تَحْتَ كُلٍّ مِنْهَا اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل وس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات
اور اذکار پہ مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہوجاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا
ملکۂ راسخہ پیدا ہوجاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ بملکوت مراد ہی اور ملکۂ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی
تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ
فَتَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ منجملہ انواع مذکورہ کے محبت و عشق کی نسبت ہی تو اوسمین
محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہی قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ
سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی و بیزاری لذات کی نسبت
ہی اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ
اِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللّٰهِ اِمَّا اَنْ يَحْسَبَ اقْتِرَانَ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ اَوْ كَسْرِ
النَّفْسِ وَغَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ فَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ
الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ
مِنَ الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ
النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ ونکے مشاہدے کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکۂ توجہ سے
مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام
بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا ایسے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہی اور یہی
ملکہ او کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علحدہ علحدہ
دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی
اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے
ملکۂ راسخہ پیدا کرلے **ف** حاشیۂ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا آمال کا بیان کیا ہے

نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَانْقِلَاعٌ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَّاسِخَةٌ وَّهَيْأَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اونھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب ہی کہ حضرات صحابہ و تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ حضرات صحابہ و تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت

اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور یہ ہیات نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسی پر محافظت
کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہوا
چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے
طریقے رنگ رنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فصیل اس بات مین
یہ ہی کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات
عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محمل اصلی اور اونکے خاص و عام کا مطمح
اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہی کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اونکے
قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم
کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح
حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول عالم ارواح کے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام الیندیر
اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ و چشتیہ
اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی
کہ حسب امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان سالف سے
اب تک چلا آیا ہی گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہو
کہ مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کو
جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان البتہ یہ ہی کہ حضرات
صحابہ کو بسبب صفاے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف
متاخرین کے کہ اونکو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن او
فہم مین قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم
سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَّہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنْ نِسْبَتِيْ هَلْ هِيَ الَّتِيْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِيْهَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِيَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کہ ذکر کرتے تھے حسین حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت کے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمہارے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ وَمَا عَلَى السَّكِيْنَةِ أَحْوَالٌ تَأْتِيْهِ تَنْتَوِبُهُ مَرَّةً وَمَرَّةً فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيْرِهَا فِيْ صَمِيْمِ النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالے کے حالات مع اثنا نوبت بنوبت ہوتے ہین کا ہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِيْثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجَهُ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَقَالَ لَقَدْ أَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ أَصَابَهُ فِيْ حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا نوبنگ

اوڑی سو ادہر اودہر جہانکتی پہرتی تہی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تہی یعنی درخت ایسے پیچاپن اور زمین پر جہکے تہے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتھ دوڑایا کیے پہر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑہی تہی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو لیجیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور [illegible] علیہ السلام ایکبار گہوڑون کے دیکہنے مین ایسے مشغول ہوگئے [illegible] گہوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین [illegible] مال [illegible] باعث حق سے [illegible] ہوتی ہے اگر ایسا کسی چیز کی مشغولی طاعت سے [illegible] الا تو یہ [illegible] کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گہوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ أَثَرٌ أَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْأُصُولِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرٍ فَبَكَى حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِاللَّيْلِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ اور انہین حالات فیہ مذکورہ سے اللہ تعالی کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکہیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پہر اوسکی دونون آنکہین آنسوون سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کہڑے ہوے تو اتنا روے کہ داڑہی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تہا کہ جب تہجد کی نماز پڑہتے تہے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تہی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح

یعنی ہنڈی کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہی **ف** مولانا نے فرمایا
حدیث میں وارد ہی کہ دوزخ میں داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ تھن میں
پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں تھمتی نہیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن
پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی أَمْ خُلِقُوا
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ أَخْرَجَ
الْحُفَّاظُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّرَ
قَوْلُهُ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان
حدیث نے روایت نقل کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے نبوت کے چھیالیس
حصوں میں سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر بشارات صحابہ نے
کہا وہ بشارات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیکمرد دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد
سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے
واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہی بروایت صحابہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہی
کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام
مسلمانوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں
سے کسی نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا
الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ
رُؤْيَةُ الصَّالِحِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ
وَرَوْضَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ

فی الاٰتیۃِ المستقبلۃِ فتقع کما رای او الماضیۃِ علی ما ہی علیہِ او رؤیۃ الانوارِ
والطیبات کشربِ اللبنِ او العسلِ والسمنِ کما ہو مدوّن فی کتاب الرؤیا من
الاصول ورؤیۃ الملائکۃِ ففی الحدیثِ انّ رجلاً کان یقرأ القراٰن ذات
لیلۃٍ فظہرت ظلّۃٌ فیہا امثال المصابیح الی اٰخر القصّۃِ اور رویائے صالحہ سے مراد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا
اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد مرتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون
یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث
مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ
ف قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورۂ بقر پڑھتے تھے
تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا
بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا
اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا
تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے
مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے
مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ہو اسلئے ایمانا فی
فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رض سے روایت
کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری رض نے کہا کہ اونھون نے
تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا

ومنها الفراسة الصادقة والخاطر المطابق للواقع فقد جاء في الخبر اتقوا فراسة
المؤمن فانه ينظر بنور الله اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہی
واقع کے سو البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم
کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے ومنها اجابة الدعاء وظهور ما يطلبه
من الله تعالى بجهد همته واليه الاشارة في الحديث رب اشعث اغبر ذي
طمرين لا يؤبه به لو اقسم على الله لابره فهذه الوقائع وامثالها دالة
على صحة ايمان الرجل وقبول طاعاته وسراية النور في صميم قلبه فليغتنمها
اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا وہ طالب ہے اپنی ہمت
کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار آلود پریشان پرانے
کپڑوں والا جسکو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو
سچا کرے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام
یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت
ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اوسکے قلب کے باطن میں
تو سالک کو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبة وجه آخر وهو الفناء في الله والبقاء
به والحق عندي انه ليس متوارثا عن النبي صلى الله عليه وسلم بواسطة المشايخ
بالسند المتصل بل هو موهبة من الله تعالى يهبه من شاء من عباده من غير ا...
ومما يشهد لهذا المعنى ما روي ان خواجه نقشبند سئل عن سلسلة شيوخه فقال
لم يصل احد الى الله بالسلسلة بل وصلت الى جذبة فاوصلتني الى الله فنسبته
اليها وجذبة من جذبات الله توازي عمل الثقلين هذا مع ان سلسلة شيوخه
معلومة ومعروفة فمن شاء هذا العروج فليرجع الى سائر كتبنا والله الهادي
پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشایخ سند متصل سے
متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون تعارف کے اور اس کا
شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک
اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجکو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اوسنے مجکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام
مطابق ہی اوس حدیث کے کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن و انسان کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا
با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے
وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ ہی نہایت ہی ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ
مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے

## فصل آٹھوین

فی شیء من فوائد سیدی الوالد قدس سرہ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے
مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا بیان کرتی ہی اوصانی سیدی الوالد قدس
سرہ بمواظبۃ یا مغنی کل یوم مائۃ و الف مرۃ و سورۃ المزمل اربعین مرۃ
فان لم تستطع فاحدی عشر مرۃ وقال ہذان مجربان للغنی القلبی والظاہری
کلیہما والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل
پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غنائے دلی اور ظاہری دونون کے
واسطے مجرب ہین و اوصانی بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل
یوم وقال بہا وجدنا ما وجدنا اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے
سبب ہمنے پایا جو پایا وسمعتہ یقول اذا جاءک من یشتکی ضرسہ او راسہ او
توجعہ الریاح فخذ لوحا طاہرا او ضع علیہ رملا طاہرا و اکتب بمسمار ابجد
ہوز حطی وشدد بالمسمار علی الالف واقرأ الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم
واضع اصبعہ علی موضع الالم بقوۃ ثم اسالہ ہل شفیت فان شفی فیہا والا

نقلت المسمار الی الباء و قرأت الفاتحة مرتين وسألته كالاولى فان شفي فيها
والا انقلت المسمار الى الجيم و قرأت الفاتحة ثلاثا و هكذا فلا تنقل الى اخر
الحروف الا و قد شفاه الله تعالى اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی میرے پاس
اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا ٹھیکری پاک
لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے داب
اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکھے رہے پھر اوس سے
پوچھے کہ تجکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف
نقل کرے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت
ہو گئی تو فھو المراد و نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر
کیل سے دابتا جاوے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پوچھیگا مگر کہ خدا
اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا و سمعته يقول اذا عنت لك حاجة او كان لك
غائب فاردت ان يرجعه الله سالما غانما او كان لك مريض فاردت ان
يشفيه الله تعالى فاقرأ سورة الفاتحة احدى واربعين مرة بين سنة الفجر
وفريضه اور بیچ حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی
شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے
کہ اللہ تعالی اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھ

ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب
کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے موہنہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالی
اوسکو فائدہ بخشے و سمعته يقول من عضه الكلب المجنون و خيف عليه الجنون
فاكتب له هذه الاية على اربعين كسرة من الخبز انهم يكيدون كيدا و اكيد
كيدا فمهل الكافرين امهلهم رويدا و مره ان يأكل كل يوم كسرة اور یہی سنا اور نہین

حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو پاگل کتے کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے
چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا لفظ رویدا تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے اون حضرت
سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل
حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُوقِظَهُ فِي أَيِّ
سَاعَةٍ أَرَادَ أَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے
سونے کے وقت إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے
یہ دعا کرے کہ اوسکو جگائے جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے
سورہ کہف کی آیات مذکورہ یہ ہیں إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو
لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے
مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اُكْتُبْ هٰذِهِ الْعُوذَةَ وَعَلِّقْ
فِي عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ
مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ أَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی
گردن میں لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو یہی ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ
کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے
والے کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی ہے لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ هٰذَا الدُّعَاءُ أَمَانٌ مِنْ كُلِّ آفَةٍ تُصِيبُ صَبَاحًا وَمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور توہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ سِنَّهٗ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اسکو چاہیے یون کہے کہیعص کفیت حمعسق حمیت اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی

دعائے امان از ہر آفت

از خوف حاکم

تھا اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے
چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کہیعص
اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہا
کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرلے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین
بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے وعلیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک
ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وسمعتہ یقول ست آیات من القرآن تسمی بآیات
الشفاء یکتبہا للمریض فی اناء ثم یمحوہا بالماء ویشرب ویشف صدور
قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف
الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین
واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء اور مین نے سنا حضرت
والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے اونکو ایک
برتن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وسمعتہ یقول
ثلث وثلثون آیۃ تنفع من السحر وتکون حرزا من الشیطان واللصوص
والسباع اربع آیات من اول البقرۃ وآیۃ الکرسی وآیتان بعدہا الی خالدون
وثلث من آخر البقرۃ وثلث من الاعراف ان ربکم اللہ الی المحسنین وآخر
بنی اسرائیل قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن وعشر آیات من اول الصافات
الی لازب وآیتان من سورۃ الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران وآخر الحشر
لو انزلنا ہذا القرآن وآیتان من قل اوحی وانہ تعالیٰ جد ربنا الی شططا
فہذہ ہی الآیات المسماۃ بثلث وثلثین آیۃ وکان سیدی الوالد یزید
علیہا الفاتحۃ وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد والمعوذتین ویلحقہ
من اول السورۃ قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے بیس

آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور موذی جانوروں سے پناہ ہوجاتی ہیں چار آیتیں سورۂ بقر کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقر کی یعنی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور دس آیتیں صافات اول سے لازب تک اور دو آیتیں سورۂ رحمن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتیں سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالی جد ربنا سے شططا تک یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر مسمی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو یہاں پورا ذکر کریجیے کہ تلاش نکرنی پڑے الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا
أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ
مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَ
الصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى
الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا
مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ
لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا
قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا
وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وسمعته يقول اذا ظهر مرض الحصبة فخذ
خيطًا ازرق واقرأ سورة الرحمٰن وكلما مررت على قوله تعالى فباى

الا آء ربکما تکذبان فاعقد عقدۃ وانفث فیہا وعلق الخیط فی عنق الصبی
یعافیہ اللہ تعالی من ذلک المرض اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک
کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوس پر سورہ رحمن پڑھ اور جب فبای آلاء ربکما تکذبان پر
پہونچے تو ایک گرہ دے اور اوس پر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حق تعالی
اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وسمعتہ یقول اسماء اصحاب الکہف امان من
الغرق والحرق والنہب والسرق الہی بحرمۃ تملیخا مکسلمینا کشفوطط
ادرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللہ
قصد السبیل ومنہا جائر اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے
نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الہی سے آخر تک وسمعتہ
یقول اذا اعترضت لک حاجۃ فاقرأ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع الف
ومائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان اللہ یقضی حاجتک وہذہ آخر ما اجازنی
سیدی الوالد بہا فی جملۃ ما اجازنی اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب
تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی
تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہان تک مجھکو میرے والد مرشد نے
اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجھکو اجازت فرمائی ہی لقضاء الحاجات المہمۃ یرکع
اربع رکعات یقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین
مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین مائۃ
مرۃ وفی الثالثۃ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد مائۃ مرۃ
وفی الرابعۃ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول رب
انی مغلوب فانتصر مائۃ مرۃ حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتین

پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المومنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے ربّ انی مسنی الضر
وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ
بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے
پھر سلام پھیر کر کہے رب انی مغلوب فانتصر سو بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو
اور مجکو تعجب آتا ہی اوس شخص سے کہ بیٹھے انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت
شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت
احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس
مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب الاثر اور کمال سریع الاثر
ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی شہرت ناشر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق
رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعدد ذکر کیا ہی آسان دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ
دن تک نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر چند بار
درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین شک
نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہوا اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ
کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المومنین علاج خبطۃ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسریٰ سبع مرات لقد فتنا سلیمان
والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان باولا کرے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو
تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب
وآیتنا اخری فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذات وآیۃ الکرسی

وَالطَّارِقِ وَاٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصَّافَّاتِ كُلِّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع
آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین
یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِيْ
اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے
کان مین سورہ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ
بِالْفَاتِحَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسِ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيَرُشُّ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ
يُفِيْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِيْ نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ
لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول
سورہ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے مونہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین
جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس مکان کے نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے
سورہ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ
اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّيْطَانِ
بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى رُوَيْدًا
عَلٰى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِيْ اَرْبَعَةِ
اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اونکے پتھر پھینکنے کے لیے
یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون
ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑ دے وَاَيْضًا يَكْتُبُ اَسْمَاءَ

ایضاً اعمال آسیب زدہ

برائے دفع جن از خانہ

اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِيْ جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی نفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون پر لکھے وَلِلْعَقِيْمَةِ يَكْتُبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ تُعَلَّقُ فِيْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيْعًا وَاَيْضًا يُقْرَأُ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ قُرُنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمَاتٍ اِلٰى نُوْرٍ تَاكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَاَتْ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کے بعد سے اور ان دنون میں اوسکا زوج اوس سے صحبت کرتا ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اوسپر پانی نہ پیوے وَ الَّتِيْ تُمْلِصُ جَنِيْنَهَا يُؤْخَذُ خَيْطًا مُّعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيُعْقَدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يُنْفَثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰۤى اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہین لگائے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ اور پھونکے وَ الَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اٰهِيًا اَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَّتُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹا اور اوسکی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب در منثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اہیا بکسر ہمزہ واشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علما کے ہوگے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے وَ الَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَمْلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سواے لڑکی کے لڑکا جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام ن اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر یہ لکھے بحق مریم وعیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد وآلہ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے سے وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ يَاْخُذُ نَانَخْوَاه وَالْفُلْفُلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَاُ عَلَيْهِ مَا عِنْدَ ظَهِيْرَةِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ بَعْدَ كُلِّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْلِطُ بِهِمَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اوس شخص نے جس پر مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ سے دونون چیز ات پہ

دوشنبے کے دن وپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار دو پڑھکر شروع کرے اور اوسی نرخیم کرے
اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا اللَّتِیْ
لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ تَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِهَا سَبْعِیْنَ مَرَّةً فِیْ کُلِّ مَرَّةٍ تَقُوْلُ
مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوا لڑکی کے
لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے
ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَهٗ عَیْنٌ
ثَمَانِیَةٌ تَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَهُوَ یَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَهٰذِهِ الْاٰیَاتِ
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ
الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یَمْکُنُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُهَا
فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ یَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَصْعَةٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف
تو کہتے ہیں ان عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھنیا بھی کہتے ہیں ایک
گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ
لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو گنڈل کے

اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے
نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ
بِاِسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ عَنْ نَفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی کہ جو نظر لگانے والے
یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب وہ اوسکا ذکر کرے
تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَیْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَیْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَغْسِلَ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ
وَرِجْلَیْہِ وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ فِیْ اِنَاءٍ وَصَبَّ ذٰلِکَ الْمَاءَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِہٖ قُلْتُ
اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا اَمْرَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیْبًا مِّنْ ہٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ اور یہ بھی
ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے موںہہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانو
اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو وہ اسی دم
اچھا ہو جاوے مین کہتا ہوں امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگانے والے کو
اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونے کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے
کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر
غالب ہوتی اور جب کوئی تمسے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تمسے درخواست کرے
کہ موںہہ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے روایت ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم
کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَیْضًا اَذْرَعُ
مِنْ خَیْطٍ طَاہِرٍ ثَلٰثَۃَ اَذْرُعٍ وَاَتْرُکُہٗ عِنْدَہٗ مَنْ یَّحْفَظُہٗ ثُمَّ اَقْرَأُ ہٰذِہِ الْعَزِیْمَۃَ عَلَی
الْمَعْیُوْنِ ثُمَّ اَذْرَعُ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَہُوَ مَعْیُوْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا وَّہِیَ ہٰذِہٖ
اَنْ تَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّتَقْرَأُ الْفَاتِحَۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْکِ اَیَّتُہَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَوْ فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانَۃَ بِعِزِّ
عِزِّ اللّٰہِ وَبِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا اَجْرٰی بِہِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ

ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق
انغرا ھیا برا ھیا اذونیا اصبات ال شدای عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان
بن فلانۃ بحق شمہت بہت انہت باقنطاع النجا بالذی لا یقوی علیہ مرض ولا سماء
لتخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ کما اخرج یوسف من السجن وجعل لموسیٰ
فی البحر طریق والا فانت بریئۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ بری منک اخرجی یا نفس
السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝
ولم یکن لہ کفوا احد ۝ اخرجی یا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم ونُنزّل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا ھذا القرآن
علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم
الراحمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی
اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک تاگا
تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس رکھ جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک
جسپر نظر لگی ہے پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر
کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ
الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن
فلانۃ کے اوسکا اور اوسکی ماں کا نام لے و للمسحور والمریض الذی اعیی الاطباء عنہ
یکتب فی اناء صینی ابیض یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی
فیمحوہ بالماء ویشرب الی اربعین یوما قلت ورأیت سیدی الوالد یزید
علیہ الفاتحۃ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا
ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے
دھو کر چالیس دن پیئے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ

کرتے تھے ومن ضاع له شيءٌ فقال يا حفيظ مائة مرةٍ وتسع عشرة مرةً من غير
زيادةٍ ونقصانٍ ثم قرأ يا بُنيّ انها ان تك مثقال حبةٍ من خردلٍ الى يأت بها
الله مائة مرةٍ وتسع عشرة مرةً ردّ الله عليه ضالّته اورجسکی کوئی چیز کھوئی جاوے
پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بنیّ انها ان تک مثقال حبة
من خردلٍ فتكن في صخرةٍ او في السموات او في الارض يأت بها الله ایک سو انیس بار پڑھے
توحق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پھیر لاویگا ولمعرفة السارق يتقابل اثنان و
يمسكان الابريق بينهما ويجعلانه بين اصبعيهما السبابتين ويكتب اسم المتهم
في الابريق ويقرأ سورة يس الى من المكرمين فان كان هو الذي سرق دار
الابريق فان لم يدر فليمح اسمه وليكتب اسم غيره وهكذا حتى يدور قلت ويجب
على من اطلع على السارق بامثال هذه ان لا يجزم بسرقته ولا يشيع فاحشته
بل يتبع القرائن فانما هي طريق اتباع القرائن قال الله تعالى ولا تقف ما ليس لك
به علم اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں
تھامتے ہیں اور اوسکو کلمے کی دونوں اونگلیوں پے اوٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام
بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰسین کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی
پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام
لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اوسپر
واجب ہی کہ اوسکے چرانے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع
قرائن کا ایک طریقہ ہی حق تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین
نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا و اذا ابق لك ابق فاكتب في قرطاسٍ
واجعله في غطاءٍ واتركه في بيتٍ مظلمٍ وضعه بين حجرين وهي الفاتحة واية
الكرسي ثم اكتب اللهم اني اسألك بان لك السموات والارض ومن فيهن فلتجعل

اللّٰھم السماء والارض وما فیھما علی عبدک فلان بن فلانۃ اضیق من خلقہ
حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین ثم اکتب او کظلمات فی بحر
الی فسالہ من نوادہ من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی
خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ثم تقول اللّٰھم
انی اسالک بحق ھذہ الآیات ان تصلی علی نبیک سیدنا محمد و آلہ وصحبہ
وسلم وان ترد العبد الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین اور اگر تیرا غلام بھاگ
گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ اور اوسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیری کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھ دے
یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ او کظلمات فی
بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ
لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا
مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر یہ دعا پڑھے اللھم
انی اسالک سے آخر تک واذا اردت ان ینجح اللہ حاجتک فاقرأ سورۃ الفاتحۃ
بان توصل میم البسملۃ بلام الحمد للہ تبدأ من یوم الاحد بین سنۃ الفجر
وفرضہ سبعین مرۃ والیوم الثانی ستین وھکذا تنقص کل یوم عشرۃ حتی
یکون یوم السبت عشر مرات اور جب تو چاہے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے تو سورہ فاتحہ
کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے
فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ بار اور
تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہان تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے
واذا اردت ان تری فی منامک ما فیہ مخرجک مما انت فیہ من الضیق فتوضأ والبس
ثیابا طاھرۃ ونم مستقبل القبلۃ علی یمینک واقرأ والشمس سبع مرات واللیل
سبع مرات وقل ھو اللہ احد سبع مرات وفی روایۃ بدل قل ھو اللہ سورۃ التین

سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ فَاِنْ رَأَیْتَ مَا سَئَلْتَ وَاِلَّا فَافْعَلْ
مِثْلَ ذٰلِکَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ فَاِنْ رَأَیْتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَةِ اِلَی السَّابِعَةِ لَا یَعْدُوْهَا الْاَمْرُ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے
جسمیں تیری نکاسی ہو اور میں تنگی سے جسمیں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی
کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ
اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوندا مجھے تو میرے
خواب میں ایسا اور ایسا دکھا دے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس سے میں اپنی دعا
قبول ہو جانے کو دریافت کر جاؤں تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو چاہتا ہے تو خوب ہے اور نہیں تو اسی طرح
دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فهو المراد اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ
ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری جماعت اونے تجربہ کیا ہے رُقْیَةُ الْحُمّٰی
اَنْ یُّکْتَبَ وَتُعَلَّقَ عَلٰی عَضُدِهٖ یَبْرَأُ سَرِیْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ
الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ
عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْکُلِیْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِیْ لَهٗ دَمًا وَّلَا
تَهْشِمِیْ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِّنْکِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے
جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان میں

تپ کی نسبت ہو اور بجائے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اوسکی ماں کا نام لکھے وَاَیْضًا تَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ
بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُوْرَۃَ الْمُجَادَلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی
نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِہِ الْخَنَازِیْرُ یَعْقِدُ عَلٰی سِلْکٍ مِّنْ لَاذٍ
عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ
وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَلُطْفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ
وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ
مَا اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے
اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَھَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمْرَۃُ یَرْقِیْہِ
بِھٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّیُشِیْرُ بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُھَا الْحُمْرَۃُ جَاءَتْکِ
جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُھَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ
اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَھِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اللّٰہُ یَکْفِیْکَ
وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور جسکے بدن پر سرخ باد
ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بَصَرَہٗ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ
غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو
وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ انتہیٰ

بِالْقَصْعِ یَأْخُذُ لَوْحًا مِنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ فِیْهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ یَوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْهُ یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهُ یَا قَهَّارُ وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے اسواسطے یکشنبے کی پہلی ساعت مین اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدوادے یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوادے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہی اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہی

## فصل تونین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراوین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ فقط رہنمائی کو کہ ڈرانا اہم ہی رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا فرض ہی اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہی کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **نظم** علم کز تو ترا نہ بستاند ✲ جہل ازان علم بہ بود صد بار ✲ نہ بدان لعنت ست بر ابلیس کہ ندانند ہمی ہمین مہ بسیار ✲ بل بدان لعنت ست کاندر دین ✲ علم داند بعلم نکند کار ✲ اَلْعَالِمُ التَّبَاقِیْ

اَلَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ هُوَمَنْ یُّحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور عقیدہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہی جو محافظت کرے چند امور پر ازانجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ یُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَ السُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَ الْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقاید اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہی ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی ناخواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا یَجِبُ فِی التَّدْرِیْسِ مُرَاعَاتُهٗ اَشْیَاءُ شَرْحُ الْغَرِیْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات

واجب ہین چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے
معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيْصِ لِمُغْلَقِ
نَحْوًا ۲ اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب
پیچ دار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ
بِاَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا ۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح کرنا
کہ اوسکی صورت باندھے جزئی مثالون سے اور اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ
مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور
کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصِيْلِ
النَّتِيْجَةِ بِلُزُوْمِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِيْ بَعْضٍ ۴ اور تقریب
دلائل اسطرح کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو
اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات
سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق
دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ
۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ
بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی
صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا
کہ دوال اربع سے احتراز ہو جائے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین
چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل
ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی التحفۃ
العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا

یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب تسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ
كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرِي أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرِي أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ
وَالتَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ
یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہ
یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مخالف اور مختلف ہین مگر ظاہر مین
مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین
اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلاف کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ
اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُومِ
مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَاسْتِدْرَاكٍ وَذِكْرِ الْأَخْفَى وَالْبَرَاهِينِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرَى
وَسَلْبِ الصُّغْرَى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسا پنچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے
استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع
ہی جیسا پنچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سے
جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا جیسا پنچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌ
فَوْقَ الْأُسْطُقُسَّاتِ أَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُومِ وَالْاِنْدِرَاجِ أَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ أُخْرَى أَوْ
لِكَلَامِ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی
مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے
وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی کتاب کی دوسری عبارت
سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ
اجمالیہ مصنف کے کلام پر یا دی الراے مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدۂ مناظرہ پر شکست کھاتا
ہو تو اوسکا دفع کرنا ضروری ہی کذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ
تَلَامِذَتَهُ فَائِدَةً تَامَّةً حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يَبْنِيَ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهِ

تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے
پھر انھین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور
تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا
بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهٗ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ
السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمَكِّنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ
الْمُيَسِّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا
بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ اون امور کے جنکی
محافظت عالم ربانی پرلازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ
مین ذکر کیا ہے اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہوکر
اونپر نسبت ڈالے کیونکہ اسواسطے کہ حجت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت
میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے
اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے
اس قول مین وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ
بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى
وَاَلْيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ
اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ
اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ
الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهٗ مَلَلٌ مَذْمُوْمٌ وَاَنَّهَا مُحْدَثَةٌ اور
منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت نافع دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے

کہ مقرر سکو روایت پونہچی ہی کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اونکے بعد خیر خیر کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور سکو روایت پونہچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نتھی اور نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین ور سکو بروایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور ممنوع ہی کہ زمانہ صحابہ مین نتھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہی فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ يَجِيءُ وَ لَا يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيجَ تَلْقِينِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِينِهِمْ بِهَا بَلِ التَّسَنُّدَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمْيِيزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہو کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملاکر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسے ہی حکایات مصداق ہین اونس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تسے ایسی

حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچاتیو ورنہ وہ
وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْآدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ مِنْ شَأْنِ الْأُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہی وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانون کو پورا نہین دھوتا ہی تو پکارکے کہدے کہ
عذاب ہی ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان و طمانیت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ
تو نے نماز نہین پڑھی ہٰکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہی اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا
امر کرین اور بُرے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر مین تلطف و نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین
امرا و سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اونسے اوس طریقے پر جو نیک تر
ہی یعنی تلطف و نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ
فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَإِذَا
وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ أَنَّهُ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَأَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَأَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ
اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَإِنَّهُ
الْكِبْرِيْتُ الْأَحْمَرُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون
سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو

تحریص و ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیا والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہے تو اے طالب اسکا ساتھ نچھوڑ یو کہین ایسے شخص کی صحبت فوت ہو جاوے اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اونھین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت مین ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَایَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَی اللّٰهِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ یَقَانُ فِیْهِ ثُلْمَةٌ حَتّٰی یَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت فی الکتاب و سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہے نا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیا والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لِغَلَبَةِ عَامَّتِهِمْ عَلَی الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّةِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْکِ وَبَیْنَ مَا صَحِبَهُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو

چند امور کی ازانجملہ یہہ ہی کہ اغنیا او امرا سے صحبت نرکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد
کرنے کے واسطے خیر پر اور یہہ وہی وجہہ ہی جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر
دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے کہ اکثر علماء صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہوکر تعارض
دفع ہوتا ہی وَمِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِينَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ
مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَعْقُولِ وَالْكَلَامِ
بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ إِلَى اللهِ مُتَصَبِّغًا بِالْأَحْوَالِ
الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ
الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهِمَا وَبَيَانِهِمَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَائِلِينَ إِلَى الْحَدِيثِ
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَأْخُوذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ
تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ
اور ازانجملہ یہہ ہی کہ نہ صحبت اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور فقیہوں کی
جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام
کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو
دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار
صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے
جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے
جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین
علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے
مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی

فرماتے ہین جو حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** خیالاتِ نادانِ خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہو ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعَهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعَ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلَ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہوں اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت سے تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہے لہذا اسیکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اوقات ان ہی مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی سبب سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ تمہید مین فرمایا اتبع سنت سے وہ مراد ہے جسپر کی عملدر

ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داؤد داور اونکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور تخریج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرحپر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ بلکہ جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اس طرحپر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤوّل اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہی شعر تکیہ بر جا ہی بزرگان نتوان زد بگزاف ✤ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ✤ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے صوفیون کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے ثابت ہوا اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہی اور مددگار **ف** اولیاء طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی علی ہذا

اور حشیتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہوا ور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار میکنیم و نہ
این کار میکنیم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کرو کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل
حرام صریحا نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور پیروی اونکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین
چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا فقد نا صفا و دع ما کدر نسبت جمع فیہ غنیمت کبری و سوم ایشان سنجار د

# فصل سوین

اس فصل مین آداب تذکیر و وعظ گوئی کے مذکور ہین جیسے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ
کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ
وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ
فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلِيْهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ يَسْتَمِدُّ
وَمَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا
وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھا یا سمجھایا کر تو ہی
اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا
کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی
کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور
تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے
واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَابُدَّ
اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا فِيْ رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو
ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین
علماء نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہی ف مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور
صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ

مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِيْ بِالْمُحَدِّثِ
الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَاَ اَلْفَاظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا
وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَ
تَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرحپر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند
کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت
اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں
کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر
قرآن روایت ہوئی ہی اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ
مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب
ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اور قدر جتنا اونکی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو
کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل میں نہیں آتا ہو تو
اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ
فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اوسمیں ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت
یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہو اوسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ
وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے [illegible]
صفت حاصل نہیں وہ اون لوگوں کے مشابہ ہی جنکا قول فعل کے موافق نہیں تو [illegible]
فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ [illegible] اِلَّا [illegible] وَلَا يَتَكَلَّمُ وَفِيْهِمْ

مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعَ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی

کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب

سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوس وقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت و شوق کو دریافت

کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین

تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا **مصرعہ** از ان پیش بس کن کہ گویند بس + وَاَنْ يَجْلِسَ

فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَّلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے

اور انھین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموما اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصا

وَلَا يَخُصَّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبُ كَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ

كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص

نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ

کلام کو ملاتا جلاتا ہے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہے قرآن مجید مین وعدے

کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط

ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے

اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرعہ** جو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است + وَاَنْ يَّكُوْنَ مُيَسِّرًا

لَا مُعَسِّرًا اَوْ يُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَّاَنْ لَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ

قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضَ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّفْعَلُوْنَ كَذَا

وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص

نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر

انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہے لوگون کا کہ ایسا ایسا

کرتے ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا
اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے
اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی
کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہے تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونَنَّ إِمَّعَةً اور خوبی
بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی
کرے اور مرد ہرجائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ
شروع کرے وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُبْرِزَ فِي نَفْسِهِ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ
وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيهِمْ
تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَوَّلًا بِفَضَائِلِ الْحَسَنَاتِ
وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَأْمُرْ
بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِي تَأْثِيرِ
هٰذِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَفْعَالِهِ وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْذِيبِهِ
لِأُمَمٍ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَكَذٰلِكَ بِالتَّرْغِيبَاتِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب
یون ہے کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور
اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی مین اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت
متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین آہستہ آہستہ متحقق کرے اندک اندک اونکے فہم کے موافق پہلے
حسنات کی خوبیون اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب
اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت

اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب کے ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر غیبات سے استعانت چاہے اوسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَاَمَّا اِسْتِمْدَادُهٗ فَلْيَكُنْ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَاْوِيْلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِّنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر بحساب جمل کیچودہ عدد ہوسے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کر اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جائز نہین وَلَا يَذْكُرِ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْكَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وَاَخْرَجُوْا

أولئك من المساجد وضربوهم وأكثر ما يكون هذا في الإسرائيليات التي لا يعرف صحتها وفي السيرة وشان نزول القرآن اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصے جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصہ خوانی پر سختی سے انکار کیا ہے اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہے اور انکو مارا ہے اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وأما أركانه فالترغيب والترهيب والتمثيل بالأمثال الواضحة والقصص المرققة والنكات النافعة فهذا طريق التذكير والشرح اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گندا انکا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وأما المسألة التي يذكرها إما من الحلال والحرام أو من باب آداب الصوفية أو من باب الدعوات أو من عقائد الإسلام فالقول الجلي أن هناك مسألة يعلمها وطريقا في تعليمها اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہی ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وأما آداب المستمعين فأن يستقبلوا المذكر ولا يلعبوا ولا يلغطوا ولا يتكلموا في ما بينهم ولا يكثروا السؤال من المذكر في كل مسألة بل إذا عرض خاطر فإن كان لا يتعلق بالمسألة تعلقا قويا أو كان دقيقا لا يحتمله فهوم العامة فليسكت عنه في المجلس الحاضر فإن شاء سأله في الخلوة وإن كان له تعلق قوي كتفصيل إجمال وشرح غريب فلينتظر حتى إذا انقضى كلامه سأله اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو و لعب نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلۂ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر

مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس
مین پھر اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل
کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْيُعِدِ
الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ مین آ جاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى
وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَإِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو
اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ
كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا
الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو
اونمین سے ایک عدم تمیز ہی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات
اور محرفات ہین اور ذکر کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار
کیا ہے ف سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ
گوئی کا تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ
حدیث صحیح مین ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہے
مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے
اور سواے اہل حدیث کی کتابون مشہورہ کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا
یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي

شیٔ من الترغیب والترھیب اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شئی مین ترغیب و ترہیب سے
ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام
عمر کی قضا نماز کا عذاب رہ جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالیٰ
بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین و منہا قصصھم قصۃ کربلا والوفاۃ
وغیر ذلک وخطبھم فیھا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکے سوا اور موسمون مین
قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین تھا اور روایات موضوعہ
اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تمام رفت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ
ہوگیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرض ادا نہ کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر
طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکے بدعات مین شریک نہ ہو مطعون خلق
ہوتا ہے بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے **شعر**

ببرید ہ ز اصل کار و پیوستہ بفرع ۔ کم معتقد خدا و بسیار بشرع

## فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صحبتنا وتعلمنا لاداب الطریقۃ
والسلوک متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسند الصحیح المستفیض المتصل
وان لم یثبت تعین الاداب ولا تلک الاشغال ہماری صحبت و طریقت و سلوک کے آداب کو
سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا سید
رسالت پناہ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی
باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہے فالعبد الضعیف ولی اللہ
عفا اللہ عنہ والحقہ بسلفہ الصالحین صحب اباہ الشیخ الاجل عبد الرحیم رضی اللہ
عنہ وارضاہ دھرا طویلا وتعلم منہ العلوم الظاہرۃ وتادب علیہ باداب الطریقۃ
ورای منہ الکرامات وسالہ عن المشکلات وسمع منہ کثیرا من فوائد الطریقۃ

وَالْحَقِیْقَۃِ وَمَا جَرٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی شُیُوْخِہٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْکَرَامَاتِ
جَزَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنْہُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِیْدِیْہِ خَیْرًا توبندہ ضعیف ولی اللہ کہ حق تعالی
اوس سے عفو کرے اور اوسکو اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہو اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونھین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے
سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اونپر
اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اونسے معلوم ہوے اللہ سبحانہ مولف اور باقی اونکے
مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک بدلہ دے وَصَحِبَ ھُوَ شُیُوْخًا کَثِیْرًا اَجَلُّھُمْ ثَلٰثَۃٌ اَوَّلُھُمْ
خَوَاجَہ خُرْدٌ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیَّ وَالشَّیْخَ اِلٰہَدَادْ وَخَوَاجَہ حُسَامَ الدِّیْنِ
صَحِبُوْا خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ وَثَانِیْھِمُ السَّیِّدُ عَبْدُ اللّٰہِ صَحِبَ الشَّیْخَ اٰدَمَ الْبَنُوْرِیَّ
صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ وَثَالِثُھُمُ الْخَلِیْفَۃُ اَبُو الْقَاسِمِ
صَحِبَ مُلَّا وَلِیَّ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِیْرَ اَبَا الْعُلَا اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین
رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ
حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے
سید عبداللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت مین رہے اور
وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہین جو ملا ولی محمد
کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت مین رہے **ف** سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور
بروزن تنور قصبہ ہے سرہند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ اَمْکَنْگِیْ
صَحِبَ اَبَاہُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دَرْوِیْش صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ زَاھِدْ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدَ اللّٰہِ
الْاَحْرَارْ وَالْاَمِیْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِیْرَ عَبْدَ اللّٰہِ صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی صَحِبَ خَوَاجَہ
عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدَ اللّٰہِ الْاَحْرَارَ الْمَدَنْ کو پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی
صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے

وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین ہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین ہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے وَالْخَوَاجَہ احرار صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا یَعْقُوْبُ الْچَرْخِیْ وَخَوَاجَہ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغَجْدَوَانِیُّ صَحِبَا خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد بِلَاوَاسِطَةٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَہ عَلَاءَ الدِّیْن عَطَّارَ وَالثَّانِیْ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ پَارْسَا وَهُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد وخواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین ہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین ہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین ہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین **ف** چرخ قریہ ہے غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَہ نَقْشَبَنْد صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَابَاسَمَّاسِیْ وَخَلِیْفَتُهُ الْاَمِیْرُ سَیِّدْ کُلَالْ وَالْخَوَاجَہ مُحَمَّدْ صَحِبَ خَوَاجَہ عَلِیِّ الرَّامِیْتَنِیْ صَحِبَ خَوَاجَہ مَحْمُوْد اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہ عَارِفْ رِیْوگَرِیْ صَحِبَ خَوَاجَہ عَبْدَ الْخَالِقِ الْغجْدَوَانِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہ یُوْسُفَ الْهَمْدَانِیَّ صَحِبَ عَلِیَّ الْفَارْمِدِیَّ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین ہے **ف** سماس بفتح سین و تشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہی بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر را سے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُوْ الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ

اَبَا عَلِيٍّ الدَّقَّاقَ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَآبَادِيَّ وَالْحَضْرَمِيَّ صَحِبَا الشِّبْلِيَّ صَحِبَ سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِي خواجہ اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ اَبَا عَلِيٍّ الْكَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيَّ صَحِبَ جُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے دو ہین ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین ہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی اور ابوالحسین حضرمی کی صحبت مین ہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین ہے وہ سیدالطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم گرگانی ہین جو ابوعثمان مغربی کی صحبت مین ہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین ہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین ہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین ہے **ف** ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہی اور گرگان بضم کاف عربی وتشدید رائے مہملہ وکاف عجمی ایک گاؤن کا نام ہی رودبار منسوب بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِيُّ ابْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيهِمَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيبًا الْعَجَمِيَّ وَذَا النُّونِ صَحِبُوا شُيُوخًا كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهٰذِهِ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَاتِّصَالِهَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین ہے وہ معروف

کرخی کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین دو مرشد ہین
ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام جعفر
صادق کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی
صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب
کی صحبت مین ہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی کے دوسرے
مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین ہے اور
تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے
حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین ہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم
تھے رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اور اونکے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی
صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی
مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت لکھتے ہین اس رسالے مین
کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے مین غرض
یہ ہے کہ نسبت صحبت کی منعن عن عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت
قوی اور صحیح ہے کہ شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور اونکو بایزید بسطامی کی
روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالۂ قدسیہ مین خواجہ
محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہے وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ
اَبِیْ اُمِّہٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ
الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے
نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے
اونکو ابی بکر صدیق سے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْھَا سَلَاسِلُ اُخَرُ اِلَّا اَنَّ
فِیْ طُرُقٍ مِّنْھَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طُرُقٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ

وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيْقَةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ آدَم
اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاه كَمَال اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین
جنکے بعض مین بناہر صحبت کے اتصال ہی اور بعض مین بنابر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندۂ ضعیف ولی اللہ نے
طریقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے اونھون نے
شیخ احمد سہرندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنْ شَيْخِ
سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ كَمَالِ الْمَذْكُوْرِ عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰن عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّيْنِ
عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰن بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّيْنِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّيْنِ
عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّيْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ
اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمُخَرَّمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِيِّ
عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الشِّبْلِيِّ
بِسَنَدِهِ الْمَذْكُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور
سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن
ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے
اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر
جیلانی سے اونکو ابو سعید مخرمی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل
عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے
جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ **ف** یہ شرف الدین کا
لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید رائے مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد
ایک کوچہ ہی وَاَيْضًا تَاَدَّبَ شَيْخُنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَلٰى رُوْحِ جَدِّهِ لِاُمِّهِ الشَّيْخِ رَفِيْعِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ
وَاَجَازَ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ بِسِنِيْنَ بِطَرِيْقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ اَبِيْهِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ عَبْدِ
الْحَقِّ [illegible] عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا

شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونھون نے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق چانبلدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَهُ طُرُقٌ اُخْرىٰ اَجَازَ لَهُ السَّيِّدُ عَظْمَةُ اللهِ الْاَكْبَرْاٰبَادِيُّ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ قَاضِيْ خَانْ يُوْسُفَ النَّاصِحِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدْ رَاجِيْ حَامِدْ شَاهْ عَنِ الشَّيْخِ حِسَامِ الدِّيْنِ الْمَانِكْپُوْرِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ اللَّاهُوْرِيِّ الْبَنْگَالِيِّ اَخِيْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّيْنِ اَوْلِيَا عَنِ الشَّيْخِ فَرِيْدِ الدِّيْنِ گَنْجِ شَكَرْ عَنْ خَوَاجَهْ قُطْبِ الدِّيْنِ بَخْتِيَارْ كَاكِيْ عَنْ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ عُثْمَانَ هَارُوْنِيْ عَنْ حَاجِيْ شَرِيْفِ الزِّنْدَنِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ مَوْدُوْدْ چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَهْ يُوْسُفَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِيْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَهْ اَبِيْ اَحْمَدْ چِشْتِيْ عَنْ خَوَاجَهْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّامِيِّ عَنْ مُمْشَادْ عُلُوِّ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبرآبادی نے اونکو سند حاصل ہے اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے مامون خواجہ

سلسلہ چشتیہ

محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے اونکو ممشاد علو
دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو
فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور
پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین
اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزائے معجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا
اور ہر چند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی
اولیا کثیرہ کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت
ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہوا اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات
پرگنون مین سے اور بہاروتن قریہ ہی زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع
ہی دو منزل ہرات سے اور اب وسکو شافلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے
وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذٰلِكَ أَنَّهُ رَآهُ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهُ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَأَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا
النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین
دیکھا سو اونسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی
علیہ الصلوة والسلام ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ
الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ وَالْخَوَاجَه بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ
نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَه مُعِينِ الدِّينِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَأَنَّهُ رَآهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمُ
الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهِ
وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور بھی والد مرشد

فیض پایا ایمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند
اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ
کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر
اور حضرت والد ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو
وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ
وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِيْ الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضٰى مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى مِيْرْزَا زَاهِدٍ
الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ
عَنْ مِيْرْزَا جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهِ
عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور
کلام اور اصول اور منطق کے سو اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے
چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزا زاہد ہروی سے پڑھین
جو مصنف مین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزا زاہد نے میرزا فاضل سے اور اونھون نے ملا یوسف کوسج سے
اور اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اور اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اور اونھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ
تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی
اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اوسکو نہ ذکر فرمایا
وَاَجَازَنِيْ مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةُ
الثَّبْتُ حَاجِيْ مُحَمَّدْ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ سَعِيْدٍ
عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِنَا الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ
مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ

اٰخِرًا اَوَّ ظَاهِرًا اَوَّ بَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح او صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی
معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے
اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہی اونکے مقامات اور تصانیف مین
اور یہ تمامی ہی اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس سلسلے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا
ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن
توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہو گیا حق تعالی
میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبۂ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے
اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

## خاتم الطبع

ہزارون شکر پروردگار کو درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ امروز
یہ کتاب علم سلوک و معرفت مین لاجواب متن اوسکا **قول الجمیل** تصنیف عارف باللہ
آیۃ من آیات اللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ
اوسکا **شفاء العلیل** تالیف مولانا خرم علی صاحب بلہوری مرحوم کا
ہی اور فوائد اوسکے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز
سے مستفاد مین اور حواشی و ضمیمہ مولانا نواب
قطب الدین خان دہلوی کے لکھے ہوئے مین
بصحت تمام سنہ ۱۳۰۲ھ مین
تمام ہوئی
فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قرآن شریف بھیجکر راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزارون صلوات و سلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر سے نکالکر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت طریقت سلوک معارف کی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان و اصحاب یقان پر ظاہر ہوکہ ہمیشہ سے فرقۂ ظاہریہ کو علوم باطنیہ و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیۂ صافیہ سے عداوت رہی اکثرنے انپر تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا تصوف کو زندقہ ٹھیرایا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ بنایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل اور کتاب و سنت کے پورے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے سچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف راستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی نا ذمسون مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اوسمین نسبت بیعت و الہام و دیگر طرق حضرات صوفیۂ کرام کے مذمت کی داد دی

اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین اور سلف صالحین کو مخالف کتاب وسنت کے ٹھیرایا اور انکو
نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لا یعنی کا کتاب اثبات الاعمال
والبیعۃ بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہو لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب **قول الجمیل**
کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا بنام
**ہدایۃ السبیل** لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگادیا گیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

## اعتراضات قصوری

۔ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث ہین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت مین
کچھ اثر نہین اور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہو اور نہ
اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہو اور جو درباره بیعت کے **قول الجمیل** مین مرقوم ہو
فظن قوم انھا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ
المتصوفین لیس بشیئ یعنی پس ظن کیا ایک قوم علما نے کہ بیشک یہ بیعت منحصر ہو قبول خلافت پر
اور جو عادت صوفیون کی ہو کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے ہین یہ بیعت کوئی چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے
اسکا رد کیا ہو لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا ہیچ وپوچ ہو اور پورا نہین کیونکہ قوم
علماے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہو اونکا دعوی یہ ہو کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ
آنحضرت کبھی قامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم
سوال پر الی آخرہ جواب لغو ہو کیونکہ خلاف دعوے کے ہو اور پھر کہا ہو کہ بیعت اسلام کی خلفاے
راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہو اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ
خلفاے راشدین کے وقت یہ لوگ جبراً مسلمان کیے جاتے تھے اسی واسطے متروک تھی
اس جواب پر یہ اعتراض ہو کہ فرمایا اللہ تعالے نے لا اکراہ فی الدین الآیہ یعنے ایمان اکراہ
سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہا ہو کہ غیر خلفاے راشدین کے وقت متروک تھی اسکا جواب

یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت اونسے نہ کی گئی اسپر یہ اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہو سہ مرا خواندی وخود بدام آمدی ✤ پھر شیخ صاحب فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل التقوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے اُنکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی راقم کہتا ہو کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم وشام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان ہوتے تھے اُنکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی پھر شیخ صاحب کہتے ہین کہ زمانۂ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے کہ خوف تھا افتراق کلمۂ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت خلافت نہ سمجھلین اور فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بیعت توبہ متروک تھی مین کہتا ہون کہ یہ دلیل تو اور بیعتون کے وقت مین بھی لگتی ہو یعنے خلفاے راشدین کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت توبہ کی ترک ہوئی اسوجہ کہ زمانۂ غیر خلفا سے لگانا اور اوسپر خاص کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الے آخرہ اسی خوف سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت پھر کہتے ہین کہ اسوقت کے صوفیون نے خرقہ پہنانے کو قائم مقام بیعت کے کرلیا راقم کہتا ہو کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت ۶۵۶ھ ہجری تک قائم رہی اسوقت تک صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا اب فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنے یہی ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی جگہ ایک شئ مستحدث قائم کرلین کس دلیل سے اون لوگون نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے کوئی سنت ادا نہو سکے تو سنت کو ترک کرکے اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شئ احداث کرلین جسکی کوئی اصل دین مین ہو اسکی نظیر شرع مین

کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہان جا کر رہتے اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپ کے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جیسے ہم بیعت خلافت کا نہوتا ہمنے دیکھا کہ سکھون کے عہد حکومت مین اذان اور ذبح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دو واطبی ہو کہ ایک دوا نہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ صحیح یا ثابت نہین کہ خلفا نے مشایخ کو بیعت سے منع کیا ہو یہ صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہی شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد (یعنی مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین اوٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا یہان شاہ عبد العزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیہ اس کام کے جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوئے مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِي فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو بعد میرے کہ لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس واسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر عمل کیا مین کہتا ہون کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوئے بلکہ انھون نے تو بدعت صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور سنت متروکہ و منسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فَتَدَبَّرْ لیکن شیخصاحب اور اونکی اولاد تو اسمین معذور ہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی مثل مشہور حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ — تمام ہوئی عبارت قصوری کی

## جوابات

**قولہ** یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حال آنکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی موافق عمل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیقت دین اسلام کی

انھین چارون مین دائر و سائر ہی اور قیامت تک یہی قائم رہین گے اور کسی کے بدعت
کہنے سے نہ مٹین گے اور انمین جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہی یہ کسی طرح منافی
حقیت کے نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہی جیسا صحابۂ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف
ہوا کرتا تھا اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہین رکھتے تھے
اور مثل خوارج اور روافض کے باہم سب و شتم نہین کرتے تھے صلحا اور ایمۂ دین کی محبت جزو
ایمان ہی اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہی یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب
ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال و حرام مین بڑی بڑی کوششین اور محنتین کی
ہین اور کتاب و سنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور
ہر ایک نے خالصًا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق و تنقیح کی ہی اور کس درجے کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے
دین محمدی کو رونق دی ہی اسیواسطے تقلید ان حضرات کی مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین ہمیں
ضروری ہوگئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین
ایک ہین تعصب اسمین کسیکو نہچاہیے صراط مستقیم ما بین افراط و تفریط کے ہی اللھم اھدنا الصراط المستقیم
اور یہ ظاہر ہی کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلہی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کے
موجب تخفیف تکلیفین ہی کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہی تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل المختلفہ کا فتح باب
ہوگیا جو جی مین آیا اور نفس کو بہایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی چلو فراغت ہوئی
تکلیف شرعی اوٹھگئی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہوکے حنفی یا شافعی بنجا
اور خاص کسی امام کی ایمۂ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی و اختیار طریقۂ نبوی ہی کہ اصل ان مذاہب
اربعہ کی وہی قرآن و حدیث اور حکم خدا و رسول ہی اور درحقیقت یہ ایمۂ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہای کاملین
اور محدثین محققین سبکے سب حافظان شریعت و پاسبانان سنت ہین اور انھین کے ذریعے سے ہمکو سیدھی
راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت و حرمت مفہوم ہوئی انھون نے فقہ و حدیث
کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھین کے طفیل سے

مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور انھین کے بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ مین آیا اور کتاب و
سنت کے ناسخ و منسوخ کو پایا انھین لوگ قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل
کے نکالنے مین کامل اور صاحب مذہب ہوگئے تھے جو حدیث کے راوی اور ناقل ہین انھین کی کتابین ہین
آج تمام امت سند پکڑتی ہے اور انھین سے اقتدا پر مدار کار ہے اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ
گمراہ تھے تو اونکی روایت کا کیا اعتبار ہے امام طحاوی دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبد البر طحاوی
زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی ابن ہمام جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدہا مثل انکے بلکہ روایت
درایت مین انسے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح
دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحب اور بدعت کی طرف نسبت کرنے سے بدعتی اور
گمراہ ٹھہرین تو بتلایئے پھر ہدایت والا کون ہے کہ ان رہبرون [illegible] کے بغیر [illegible]
جان پہچان کسکی کرین پس بزرگان دین خصوصا حضرات ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے
اور حسن عقیدت سے اونکا اتباع کرے اور اونکے طریقے کو عین طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسئلے
مین کسی ظاہر حدیث سے اونکے قول کی مخالفت پائی جاوے تو وہان بلا تحقیق اور بغیر [illegible]
کتب مسائل کے بدظن ہو نہ جاوے کہ دیکھو انھین لوگون کے حق مین بدظنی اور بدگوئی سے بچنے
کیواسطے حق تعالی نے ہم لوگون کو اسطرح دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ یعنی اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے
دلون مین مومنونکی برائی کا کینہ اے رب ہمارے بیشک تو ہی مہربان رحم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین کی
شکرگذاری بموجب اس حدیث شریف کے واجب ہے مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ
یعنی جو لوگون کا شکرگذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہے کہ
انھون نے ہماری ہدایت کے واسطے تنقیح مسائل دینیہ مین کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے
درجہ ولایت کو پایا اور لاکھون نے کرورون کو پابندی مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پہونچایا

**قولہ** فقرا اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے عبادت میں کیفیت نورانی پیدا نہیں ہوتی الخ اسمین تو قصوری صاحب کا انکار بدیہی ہے بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت پائی اور کیفیت نورانی ہوتی ہے اسواسطے کہ صحابۂ کرام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور و صحبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و اطمینان قلبی کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنوں کے تیر بدن مین گھس جاتے اور فوج کفار سے زخم پر زخم کھاتے باانیہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ نہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نکرتے یہ قصہ ابو داود مین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اس طرح کا خشوع و حضور و تبتّل الی اللہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہے افسوس صد افسوس کہ ایسا انکار بھی نچاہیے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے اب اس زمانے مین بھی ہزارون نے صوفیۂ کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکے دلونکو حق تعالی چاہتا ہے اپنے نور محبت سے منور کرتا ہے اور اونکے دل و جان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہے چنانچہ اللہ تعالی مثال نور کی بیان فرماتا ہے یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنی قریب ہے کہ تیل اوسکا خود ہی روشن ہو جائے اگرچہ نچھوئے اوسکو آگ نور ہے اوپر نور کے رہنمائی کرتا ہے اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور بھی صحبت کے برکات و فوائد احادیث صحیحہ سے ثابت ہین آنحضرت نے فرمایا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً متفق علیہ یعنی صحبت ہمنشین صالح کی مانند صحبت مشک فروش کے ہے جو پاس اوسکے بیٹھے گا بے نصیب نرہیگا یہ حدیث مروی ہے بخاری و مسلم مین اور یہ دوسری حدیث بھی صحیحین مین وارد ہے هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا فیض و برکت صحبت سے بے نصیب اور محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر بیٹھتے ظاہر ہے کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہین جیساکہ غافلونکے حق مین حق تعالی فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی عذاب الٰہی سے خرابی اور تباہی ہے اون نمازیونکی جو اپنی نماز کی کیفیت سے غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین

ارشاد کرتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی بیشک کامیاب
ہوئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی پس ان مومنون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا
چاہیے کہ حق تعالی نے غافلونکی نماز کو ویل اور خرابی اور تباہی کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو
فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْعَبْدَ لَیَنْصَرِفُ مِنْ
صَلَاتِهٖ وَ لَمْ یُکْتَبْ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا نِصْفُهَا اِلَّا ثُلُثُهَا حَتّٰی قَالَ اِلَّا عُشْرُهَا یعنی خدا کا بندہ
نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اوسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب کبھی آدھا لکھا جاتا ہو اور کبھی تہائی یہانتک
فرمایا کبھی دسوان حصہ رَوَاهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ پس ظاہر ہے کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت تامہ زیادت
خشوع وحضوری نماز ہی کے ہی ورنہ بمسئلہ ظاہر تو سب نمازی برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب
کو آگہی ہوتی تو یہ بیجا اعتراض نکر بیٹھتے **قولہ** اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل
نہین اقول حال آنکہ یہ دعوی محض غلط ہے اکثر اشغال اور اوراد صوفیہ کرام کے اذکار قرآنیہ وادعیہ نبویہ ہین اور
مراقبات انکے بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دلکو نورانیت اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ
وانابت وانقطاع وخشیت وتذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت مراقبہ قربت مراقبہ صمدیت اکثر آیات
قرآنیہ سے ثابت ہے جیسے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنی وہ اللہ تمھارے ساتھ ہے جسجگہ
کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم انسان کی طرف اوسکی
رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد
وہ اللہ ایک ہے بے پروا پس قصوری صاحب کا اشغال واذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشاء
جہالت اور بے علمی کا سبب ہے اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم مین مروج ہو
شرعا کچھ قدر نہین رکھتا اور عند اللہ ایک جو کی برابر نہین بلکہ موجب ضلالت اور خلاف شریعت ہے
صوفیہ کا ایجاد ہو یا کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ
وصول الی اللہ ہو بشرطیکہ شریعت مین اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مثاب ہوگا
اور اشغال واذکار صوفیہ کے جنسے انقطاع وتبتل وخشیت وتذلل وقناعت وتوکل

وانابت واستقلال وتقوی وتجلیۂ روح وتخلیۂ دل وتزکیۂ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوتی ہین
کتاب وسنت سے ثابت ہین اور اصل اونکی شرع مین موجود ہی پس مبنی ان سب امور معمولۂ صوفیہ کا ہدایت و
ارشاد ہی پھر ایسے امر بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہی **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر
ایمۂ دین بھی کاتب الحروف کے ساتھ ہین الخ واہ اس جھوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دین
ایمۂ دین مین سے دو ایک کا ہی نام بتلا دین کہ کون اس انکار بدیہی مین اونکا شریک ہی ہرگز کوئی ایسا
شریک نہین فقط اس عبارت **قول الجمیل** کو دیکھکر فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰی
قَبُوْلِ الْخِلَافَةِ یہ دعوا کر بیٹھے اور فریب دہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قَوْمٌ کے معنی قوم
علمای مجتہدین لکھدیے یہ کونسی دیانت ہی اگر منکرو نمین سے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ
کوئی مفسرین یا شارحین حدیث مین سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کر دیتے اور مخالف کا
نام لکھدیتے اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ اون لوگو نمین سے ہی جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہین اور
قصوری صاحب کیطرح فہم علم سے قاصر ہین اوس قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہی اور قصوری صاحب اونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین
[illegible] دعوی یہ ہی کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک
ہو گئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہی کیونکہ خلاف دعوی کے ہی حال آنکہ قصوری صاحب نے نہ کوئی
سند [illegible] تحریر دیکھی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسی کی زبان سے ایسا
[illegible] سنکر فَظَنَّ قَوْمٌ لکھدیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کر دیا قصوری صاحب نے نہ اونکا قول
دیکھا نہ سنا یون ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب سے زبردستی لڑائی باندھی اور اونکو
الزام بالا یلزم دیا حال آنکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہی کہ اس طایفے کو جملہ
اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہی اسیواسطے اوسکا رد کر دیا اور نہین معلوم کہ قصوری صاحب کیا
سمجھکر شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لفظ لغو لکھتے
ہین کہان قصوری ہیچ نہ آگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے

**قوله** اسپہ طعن خفاش کجا رونق خورشید برد + سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند + کیا ہوتا ہے

اعتراض ہے کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ ہے کہ خلفا کے وقت
مین بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی دارد کہ تحصیل حاصل و اعلام معلوم تھا صحابہ کرام نے
اول ابوبکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے علی مرتضی رضوان اللہ علیہم
کے ہاتھ پر بیعت کی معاذ اللہ قصوری صاحب کو خلفای راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو
سب مفسرین اس آیت کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفای اربعہ کے حق مین وعید بتلاتے ہین فَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق
ہین انتہی اگر کوئی بیان کرے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اس بات کا کہ ہم بغاوت نکرینگے اور گفتگو انکا
کی تو بیعت توبہ مین ہے سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم
ہو جائیگا کہ حق بجانب کسکے ہے چنانچہ صحیح بخاری مین وارد ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت
خلیفہ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت کہا اُبَایِعُكَ
عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِیْفَتَیْنِ مِنْ بَعْدِهٖ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب
خدا و سنت رسول اللہ و طریقہ شیخین پر اور بروایت امام احمد مروی ہے اُبَایِعُكَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ
وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِیْرَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ و طریقہ ابوبکر و عمر کے انتہی پس جس بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہے ظاہر ہے کہ وہ بیعت
تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے تک کرتے رہے وہ اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت
توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی یہ بیعت جو مشایخ صوفیہ مین مروج ہے سنت مستمرہ
نہین سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہوگا اسواسطے کہ اگر مطلق بیعت بھی لیجاوے تو بیعت
توبہ سے خارج نہو گی بیعت توبہ مین تو کل اقسام بیعت کے داخل ہین بیعت توبہ کیا ہے سب گناہون سے
توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہے اور یہی بیعت اسلام بھی ہے کہ اوسمین شرک و کفر وغیرہ [illegible]

تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا عہد کرنا ہوتا ہے اسیطرح بیعت جہاد بھی ہے کہ اوسمین ثبات و صبر و
استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ و نزاع باہمی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہے
پس جب بیعت توبہ کا ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت نص
قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس تفرقہ کرنا بیعتون مین کہ بعض سنت ہے اور بعض بدعت جیسا کہ قصوری
صاحب کے رسالے سے ثابت ہوتا ہے باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہے جیسے بیعت
جہاد انکی ایک فرد ہے اور سوائے اسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری رہی ہین چنانچہ صحیح بخاری
مین ہے صفحہ باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ و صفحہ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوۃ و صفحہ باب کیف یبایع
الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور ہر قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہے مثلاً سچ بولنا اور دینی معاملات
مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا اور مسلمان بھائیون کے خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سنت خلفائے
راشدین کے عمل کرنا اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور مین امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہے
اور صفحہ جلد ثانی مصفی شرح موطا مین ہے باب البیعۃ علی ارکان الاسلام و ترک الکبائر و غیر ذلک من
احکام الشرع اور اس باب سے معلوم ہوا کہ بیعت کا بھی ذکر ہے پس بیعت صرف خلافت کے واسطے خاص نہین ہے بلکہ عام ہے
جیسا کہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرات صوفیہ مین معمول ہے اصل اسکی اوسی سنت نبوی
سے ثابت ہوتی ہے اسیواسطے مسوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہے وفیہ دلیل علی ان البیعۃ
غیر مقصورۃ علی قبول الخلافۃ والذی یتعاهده مشایخ الصوفیۃ له وجه یعنی اسمین
دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہے اور جو صوفیون مین بیعت کا رواج ہو رہا ہے اسکے لیے شریعت
مین اصل و ماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاهد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی ہے اور
ایفاء عہد و پیمان کے واسطے جو وعدہ ترک معاصی بجا آوری احکام شرعیہ کا ہے حق تعالی کیطرف سے وعدہ عطائے
اجر عظیم ہے وہ آیت یہ ہے وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا یعنی جس نے
پورا کیا کام جس پر اوس نے اللہ تعالی سے عہد و پیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب
اور ظاہر ہے کہ بنا کارخانۂ بیعت کی نیابت پر ہے اپنے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا اور رسول سے معاہدہ کرنا ہے

اور علماء شریعت و اربابِ طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالی
کی طرف سے نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسپر نص صریح ہے إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا
اونکے ہاتھ پر ہے اور اگر صاحب قول الجمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو سوا چند خلفائے راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے
ہین اور جو یہ ظاہر کا مشہور ہے اونکی بیعتوں مین قصور رہتا تھا چنانچہ بعض خلفا معرفت کو ع و سجود کے بعض تکبیرات نہ کہتے
تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے جیسا کہ علماء سے سنتے ہین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب کہ اس سنت بیعت مین بھی
سستی آگئی ہو اگر بالفرض کسی نے غیر خلفائے راشدین مین سے کسی زمانہ مین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے
سنت نہ رہیگی اور کیا حضرت رسالت کا قول و فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہو فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَأَطِعْ
نَبِيَّكَ **قولہ** معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہے الخ خواندی خود بدام آمدی الخ افسوس
کہ شیخ نے تو اس اعتراض کو نعوذ باللہ رفع کر دیا مگر قصوری صاحب کو تعجب ہے کہ ان کو کچھ یاد نہین رہا شاہ صاحب نے
فرمایا ہے کہ بیعت سے فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے اور خلیفہ وقت دشمن ہو جاتا
پس احتیاطاً علما اسکو ترک کر دیا ہے قصوری صاحب کو چاہیے کہ آیندہ اس حوالہ کو یاد رکھین ورنہ کہا ہی مصرع مرا خواندی
خود بدام آمدی کے بیعت ... آپ جو آمدہ غلام بہ برد + **قولہ** اگر صحابہ
کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ ... شام وغیرہ ملکون سے آکر مسلمان ہوئے تھے کیا انکو بھی حاجت نہ تھی الخ
پہلے تو صحابۂ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نومسلمونکا ترک بھی ناسخ ٹھہرایا نو مسلمونکے
ترک کرنیسے سنت ترک نہو گی **قولہ** السلام علیک ترک کرنا چاہتے تھے الخ واہ کیا خوب جواب ہی اس سے لازم آتا ہے کہ
مثلاً جس سے ادائے نماز تہجد مین غفلت ہو جاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے افسوس کہ مثل مشہور بھی
یاد نہ رہی مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ اسکے ترجمے مین یہ ہندی مثال کافی ہے سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے
بانٹ اگر یہی قاعدہ قصوری صاحب کا جاری ہو جائے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ مین تخفیف کرکے
سب مسلمان غیر مکلف ہو جاوین **قولہ** برکت صحبت تا مست سنت کی دلیل ہے ترک سنت کی الخ قصوری صاحب
کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون سنتون مین سے نہین ہے جو روز مرہ کیجاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی دفعہ کرلے تو بھی

کفایت کرتی ہی صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے فیضیاب ہوچکے تھے پھر اونکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی ع سامنے سورج کے مشعل کا جلانا ہی عبث ۰ **قولہ** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہا الی آخرہ اسی خوف (یعنی خوف تفرقہ وفتنہ وفساد) سے ترک ہوئین [illegible] بیعت قبول خلافت الخ جزاک اللہ قصوری صاحب سے حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہی کیونکر نہو کہ وہ اسم بامسمی ولی اللہ ہین بیشک خوف فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کردیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی اب ساری بحث معترض صاحب کی لغو ٹھیری آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۰ **قولہ** صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا الخ بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہی کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور جس امر کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامہ جلال الدین سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون سے ثابت کیا ہی اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہی کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت دی ہی قصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہین ورنہ ایسی جرات نکرتے یعنے خیر القرون کے لوگون کو اہل بدعت ٹھیرانا اور اونکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہی اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کرین اور روایات مذکورہ کو صحیح نسمجھین جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہی تاہم طائفۂ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث ام خالد و معاذ سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو لوئی عنایت فرمائی اور معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے الخ اوسوقت تمام دار الاسلام تو خلیفۂ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالفونکے ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام کو چھوڑکر دار الکفر مین جانا اور ہزارون قباحت اور سیکڑون معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند نکریگا کیا عجب کہ اوسوقت خدانخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہو سکتی تو بقدر [illegible] استطاعت یا تنک تقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہوتا الخ بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہرگز اسکو جھٹلا نہین سکتے

پردے کی بات کو سوای عالم الغیب کے کون جانتا ہے ہاں کسیکو غیب کا علم ہو تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا دعویٰ کر سکتا ہے ایسا تو سوای حق تعالیٰ کے کوئی نہیں معلوم ہوتا پس ایسا علم خدا ہی کو ہے چونا نچہ اتنا معلوم ہی ہے جانکا خوف تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوسوقت کے حاکمونکو خبر نہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہمکو کسطرح حال اونکا معلوم ہو جاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہیں اگر ہم فرض کریں کہ اون لوگوں نے خوف حکام وقت سے بیعت کو چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا بلکہ تارک سنت غیر موکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام و ملامت کے نہیں ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا ارشاد ہوا ہے پہلے اونکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ پردہ بھی نکرتے تھے وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ **قولہ** کیا یہ بھی دوای طبی ہے کہ ایک دوا نملے تو دوسری شی اوسکا قائم مقام ہو سکے کہ دین الخ واہ قصوری صاحب اتنا بھی نہیں جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی میں شریعت اور دینونکے نسبت سہولت رکھی ہے اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہے مثلا اگر پانی نملے یا پانی موجود ہو مگر اوس کا استعمال نکر سکے تو تیمم جائز ہے اور قرآن مجید یاد نہو تو صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا نماز مین کافی ہے اور جو قیام نکر سکے تو بیٹھکر اور جو بیٹھ نسکے تو لیٹ کر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ نرکھ سکے تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہے اور بھی شریعت مین ایسی بہت صورتین بدل کی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے عالی ہین نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین میں تم پر تنگی نہیں کی جب طب جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبا نے بدل تجویز کیے ہیں تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی واسطے رفع حرج کے بدل کیون نمقرر فرمائیگا ہاں دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہے **قولہ** اور کسی تواریخ سے بھی ثابت نہین کہ خلفا نے کسی مشایخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفو نمین جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جس کے ہاتھ پر بیعت جماعت کثیر کی ہوتی تھی تو حکام اونسے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین آنکھیں بند ہوا ہمین

یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف بسلطان الاولیا کے ہاتھ پر جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو پادشاہ وقت کے دل مین خدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قولہ** شیخ صاحب تو خود اور اونکے والد ماجد اس بلا مین مبتلا تھے اگلا بیان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بڑے شیخ کامل اور حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا لکھدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد اور رائے کاسد مین بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والے پہ کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اگر کوئی کسی کے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے کہنے والا کافر ہو جاویگا پس کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے تو آدمی کافر اور بدعتی ہو جاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا **قولہ** مین کہتا ہون شیخ صاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا الخ حال آنکہ عبارت شیخ کی یہ ہی (بیعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہو جاتی (بیعت مسنونہ استحداث کی) بھلا امر مسنون کبھی بدعت ہوتا ہی سہ مزن بے تامل بگفتار دم + اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے اجزا سے مرکب بھی نہین جسمین یہ تاویل کر کے قصوری صاحب کی اصلاح بحال رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہی اور کچھ بدعت مستحدثہ پس ایک ہی چیز کو سنت و بدعت کہنا عاقلونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکے مصداق ہوئے الخ واہ قصوری صاحب کے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب رنگ برنگی خیالی بیج بوتے ہین پہلے تو فقطن قوم کے معنی (قوم علما مجتہدین نے ظن کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر اماموں انکار بیعت مین میرے ساتھ ہین) اور پھر یہان پہونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (بیعت سنت منسوخہ باجماع) ایسے بے دلیل دعوون سے آدمی دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اماموںکا اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہی آپکے ایسے اعتراضات لایعنی سے قصوری صاحب کا مبلغ علم معلوم ہو گیا کہ تعصب بعد نا فہمی مین کامل ہین اور بزرگان دین کو برا کہنے مین بے باک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہ صاحب نے قول الجمیل کو کفر و شرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ بالکل یہ اتہام بیجا و گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہی کہ جس نے سب سے پہلے اتباع سنت اور

توحید کا بیج ہندستان مین بویا ہی اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہی کہ
کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش نہین کی شاہ صاحب کا علم و فضل و تبحر و ہمہ دانی و کمال
اتباع سنت تعالونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی خاص کر حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید و انصاف و تفہیمات کے
مطالعے سے یقین ہوتا ہی کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا متاخرین تو کیا متقدمین مین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے
سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین اونہین سے فیضیاب ہیں تا اور اونھین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی
علامت ہی ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسے پیشوای دین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا
کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ یعنی ای پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستونکی
محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوای اللہ کے کسیکے دلمین توبہ القا نہین کر سکتا الخ حال آنکہ مضمون
اس آیت کا یہ ہی کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہی کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی
گئی ہو وہ کبھی ہدایت نہ پائیگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھ ہدایت حاصل نہین
ہوتی جیسو پروردگار فرماتا ہی وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی ای نبی تو ہدایت کرتا ہی سیدھی راہ کی
طرف اور فرمایا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی یہ کتاب ہمنے تجھپر نازل کی ہی
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک ہادی ہی اور
فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ یعنی ہادی مخلوقات مین ایسے [illegible] ہین
پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہی کہ حضرت خاتم المرسلین بھی سیدھی راہ دکھلانیکو آئے ہین اور موافق ہدایت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر امت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آتے رہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق بتلاتے ہین ہدایت و ضلالت تو تقدیر
الٰہی کے تابع ہی وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہی مگر انبیا
و کتب آسمانی و اولیا و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہی اگر انکو ہدایت خلق مین
کچھ دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اسیطرح
کوئی فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو اور بیکار ٹھیراتا ہی

**قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندۂ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے الخ شان نزول
اس آیت کا مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپنے تمام خلقت کو طرف
توحید اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہود دیوانے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہے کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا تا کہ کوئی
شخص آپکی بات نہ مانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرما کر اونکا فریب کھول دیا اور
ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین بتلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہے کہ تم خدا پرست بنو افسوس کہ یہان قصوری صاحب
بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگا کہ خلقت کو اونسے نفرت دلاتے ہین
عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے ہین اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا سراسر تحریف
ہے پیر و مرید مین تو شاگرد اور استاد کی نسبت ہوتی ہے جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام سیکھے اوسکو استاد
اور شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے تو
اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب علمون سے بڑھکر ہے اور جو لوگ اس منزلت عالی پر
پہونچتے ہین وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیونکے ڈھکوسلے ہین اسلام کے سوا اور
کچھہ نہین ہے تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف مین بتا دیتے ہین کہ درجۂ احسان کو اوسمین صاف صاف
ذکر کیا ہے پس قصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرتبۂ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہین اور اون
کاملین کے حق مین جو طریقۂ مسنونہ کے معلم ہین آیت کُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللّٰهِ پڑھتے ہین اس آیت کو بیمحل لانے
سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصارا کی ہے آپ مین بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اس زمانہ کے کہتے ہین کہ بیعت
صالحون کے ہاتھہ پر بیشک سنت ہے مگر یہ پیری مریدی بدعت جواب اسکا یہ ہے کہ جب بیعت صالحونکے ہاتھہ پر سنت جانتے
ہین تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہے بیعت کرنے اور طریقۂ احسان بتلانے سے
اور یہ دونون باتین کتاب و سنت سے ثابت ہین بلکہ اسوقت مین پیری مریدی فقط بیعت لینے اور بیعت
کرنیکا نام ہے جس کے ہاتھہ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہین پس تعجب ہے کہ بیعت تو سنت
ٹھیرے اور عمل اوسپر بدعت ہو جاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے تعجب معترضین اس تقریر سے

عاجز ہوجاتے ہین تو باتین بناتے ہین کہ ہمارا مطلب یہ ہی کہ نام اونکا یعنی بیعت لینے والیکو پیر کہنا اور
اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہی حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہی کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہین اور امور عادیہ
مین بالاتفاق بدعت نہین ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد و شاگرد وغیرہ کہنا
بھی بدعت ہوجائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہین آب قصوریصاحب اس الزام اوٹھانے سے یہ شعر ورد زبان رکھین
تو زیبا ہی ع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا + **قولہ** قرآن ہی کی تعلیم کرین اور اسی سے راہ دین دکھاوین نہ
بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہی مگر اوسکی غرض باطل ہی کَلِمَةُ الْحَقِّ وَاَرَادَ بِهَا بَاطِلًا
یہ طریقہ بیعت مسنونہ کہ جسمین تعلیم احسان ہوتی ہی اور جملہ معاصی سے توبہ کرائی جاتی ہی اور تعمیل احکام دینیہ پر عہد
لیا جاتا ہی اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و تعامل صدیقین امت سے ثابت ہی ہرگز طرق محدثہ مین داخل نہین ہو سکتا
تفسیر حدیث فقہ و سلوک سب موافق قرآن کے ہی انکے ذریعہ سے تعلیم و ہدایت کرانا مین مقصود تعلیم قرآن ہی نہ دیگر
شخص سے سمجھے جبرا لقیہ ہین مگر تو ایک ہی + **قولہ** شاید شیخ صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا انتہی اقول قصوریصاحب کے فہم نے
جو یہان تصور کیا تو مطلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھے ورنہ یہ کیا عذر ہی کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا بھلا کوئی ایسی مصلحت
بھی ہی جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہوجائے اور خرابی کا نام مصلحت رکھا جائے پس
یہین سے معلوم ہوا کہ قصوریصاحب کے نزدیک مسائل دینیہ مین جھوٹ بولنا درست ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰہِ عجب ہی آپکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہی + **قولہ** اس بیان سے ثابت ہوا کہ راقم اس
بات مین منفرد نہین بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہی اور جھوٹ
بولنے کا التزام ہی اجماع امت اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس باب مین تو قیامت تک اون سے ممکن نہوگا
اگر سچے ہین تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہم اپنے ساتھ ہونا بتلاوین اور اونکے قول کو لکھین نہ بے
دعوی بے دلیل قبول خرد نہین + شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہی کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر منحصر سمجھا ہی
مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی فرمادیا ہی وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ مِنْهُمْ یعنی یہ گمان اونکا غلط ہی پس شاہ صاحب تو اس قول
کو رد کر چکے ہین قصوریصاحب کے پاس اور کوئی سند نہین ہی عبارت جسکا قائل بھی مصنف کے نزدیک مجہول
ہی بار بار نقل کرتے ہین فضول تکرار سے اپنی کتاب کو بھرتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام یا عالم معتبر بیعت کو

خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب مین اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے صدہا کتابین موجود ہین کسی مین یہ مسئلہ پایا نہین جاتا پھر اس بنای فاسد علی الفاسد پر قصوری صاحب کا یہ دعوی کہ (اسمین بڑا خلل اور اختلاف ہو اور باجماع امت بیعت منسوخ ہی اور اکثر ائمہ دین میرے ساتھ ہین اور راقم اس باب مین منفرد نہین) کسقدر راستی اور حق سے دور ہی اگر لوگ اب بھی قصوری صاحب کے تعصب و ناانصافی کو نہ سمجھین تو اونکا قصور ہی **قولہ** بہت علمانے متصوفہ کے طرق کا انکار کیا ہی الخ ہان البتہ انہین جو بعض جہلا کے طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہین سو علمای محققین و مشایخ کاملین نے اونکا رد کر دیا ہی مگر کسی نے مصوری صاحب کیطرح بیعت توبہ و بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رد نہین کیا اس انکار حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک رہے باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور اونھون نے اکثر طرق متصوفہ کا رد لکھا ہی لیکن دربارۂ بیعت کے کہین اونکے زبان قلم سے حرف انکار نہین نکلا پس قصوری صاحب کس گنتی اور شمار مین ہین جو اسمین قلم اوٹھاوین اور امر حق کو مٹاوین ؎ باطل ست آنچہ مدعی گوید + وَالحَقُّ یَعلُو وَلَا یُعلٰی **قولہ** راقم کہتا ہی کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر مین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہو گئی الخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب کا استنباط اونکے کلام سے محض غلط اور بہتان ہی اسواسطے کہ اونھون نے یہ نہین فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہو گئی تھی یہ قصوری صاحب کا الحاق ہی چنانچہ واسطے تسکین ناظرین کے ہم یہان اون روایتونکو نقل کرتے ہین بَایَعنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَن لَّا نُشرِکَ بِاللّٰہِ شَیئًا وَّلَا نَزنِی وَلَا نَسرِقَ وَلَا نَقتُلَ النَّفسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالحَقِّ یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہین کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ کبھی ہم شرک اور زنا اور چوری اور خون ناحق نہ کرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہین کہ یہ معاملہ قبل از ہجرت ہوا تھا اگر یہ نہین کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہین لی اور وہ ایسی بات کیون کہتے اسواسطے کہ صحیحین کی روایت سے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہی مگر قصوری صاحب کی سمجھ کے قربان جایئے کہ انھون نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری و

مسلم میں وارد ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ تَعَالَوْا
بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا
بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ وَالنَّسَائِیِّ
وَقَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَآءِ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فَهُوَ
کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ وَاِنْ شَآءَ
عَفَا عَنْہُ قَالَ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت کی مجلس مین صحابہ کبار حاضر تھے آپنے ارشاد کیا کہ تم مجھسے
اس بات پر بیعت کرو کہ ہم شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور اپنی اولاد کو نہ مارینگے اور کسی پر بہتان نکرینگے اور
خلاف حکم نبی کے نہ چلینگے اور صحیح بخاری و نسائی کی روایت مین ہے کہ آپنے یہ آیت بھی پڑھی اِذَا جَآءَکَ
الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ الخ پس فرمایا جو شخص اس وعدے کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان
گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوسکے لیے کفارہ ہے اور جس گنہگار کی اللہ تعالی پردہ پوشی
کرے اوسکا معاملہ خدا کے سپرد ہے خواہ عذاب کرے خواہ بخشے راوی کہتا ہے پھر ہمنے اس بات پر آنحضرت
سے بیعت کی انتہی پس لفظ عُوْقِبَ سے اور آیۃ اِذَا جَآءَکَ پڑھنے سے صاف واضح ہوگیا کہ آنحضرت سے
یہ بیعت بعد ہجرت کے کی تھی کیونکہ لفظ عقاب سے حدود شرعی مراد ہین اور حکم حدود کا بعد ہجرت کے نازل
ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی تھی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے
دعوے کے موافق شہادت دے رہی ہے قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو چھوڑ کر اولٹا دعوی کر کے
ناحق اوسکو امام نووی کی طرف منسوب کر دیا سے دیانت ہو تو ایسی ہو امانت ہو تو ایسی ہو **قولہ**

اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہے قول مسلم کی جو اوسنے کہا ہے کہ یہ بیعت اول اسلام مین تھی الخ قصوریا
تو بے سمجھے بوجھے آنکھین بند کر کے لکھے چلے جاتے ہین صحیح مسلم مین تو اسکا اشارہ بھی نہین ہان
نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہے کہ یہ بیعت لَیْلَۃُ الْعَقَبَہ مین ہوئی تھی اسپر یہ حاشیہ اپنی طرف سے
چڑھایا (کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی) اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب کر دیا
کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہین یا افترای محض کی عادت ہو گئی ہے اگر نووی و مسلم

ایک ہین تو آپ کیون غیر ہو گئے ؎ نہ بابصیرت را نباشد فرق در سود و زیان + کور یک اند عصا ہی سو سوی و مار را + **قولہ** پھر آپنے بیعت مردون سے بھی ترک کر دی الخ حال آنکہ حدیث متفق علیہ صحیح کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہین اس دعوائے قصوری صاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہے حاجت دوسرے رد کی نہین **قولہ** بیعت توبہ و استغفار کی اول مین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی اسپر دال ہے یہ آیت شریف یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اسکے پہلے آنحضرت نے عورتونکی بیعت کبھی نہین کی الخ اس قول مین دو احتمال ہین یا مراد اس سے قصوری صاحب کی یہ ہے کہ آنحضرت قبل ہجرت عورتون سے بیعت نہین کرتے تھے صرف مردون سے بیعت اسلام و جہاد و توبہ کرتے تھے حال آنکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہین تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت کے نازل ہوا ہے یا یہ مراد ہے کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جہاد مردون سے کرتے تھے اور عورتون سے نہین یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ قصوری صاحب کا قول ہے کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی حال آنکہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت یہ سب قصوری صاحب کے کلام کا تناقض اور کج بحثی کا بیان ہے ورنہ در حقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیسا کہ ہم اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو ؎ بدین عقل و دانش بباید گریست + **قولہ** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھکر کسی مرد سے بھی آنحضرت نے بیعت کی ہو الخ یہان سے قصوری صاحب کی بیعلمی ظاہر ہو گئی حال آنکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر تھے تو آنحضرت نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک نہ چوری اور زنا کرینگے اور آپنے آیۃ النساء إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جو عورتونکے حق مین نازل ہوئی ہے پڑھی یسپہ ہمنے ان امور پر آپسے بیعت کی انتہی

اس حدیث مین دو قرینے شاہد ہین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہین آدمی ان مسائل کو ادنی توجہ سے نکال سکتا ہی اگر اوسکو علم حدیث کا اسقدر نہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علما سے دریافت کرلے کہ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی پوچھ لینا بےعلمی کا علاج ہی اور جو بےعلم ہو اور علما سے نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جہل مرکب کے مرض مین گرفتار ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کرنیسے پشیمانی اوٹھائیگا ۔ ع ندارد نکتہ گیری حاصلے غیر از پشیمانی ؛ **قولہ** ورنہ اس آیت کے نزول کی کیا حاجت تھی اگرچہ تو بیعت مروج تھی الخ نہین معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات قرآنی کے شان نزول مین بھی اپنی رای سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بیخبر ہو گئے کہ آنحضرت نے فرمایا مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص قرآن کے معنی اپنی رای سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لیوے بخاری مین یہ حدیث وارد ہی جس سے سبب نزول آیت کا صاف معلوم ہوتا ہی كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَاتِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے آنحضرت سے منظور کرائے تھے اونمین سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو ہمارا آدمی تمھارے پاس آوے اگرچہ وہ مسلمان ہو گیا ہو وہ ہمارے حوالے کر دینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کر کے عہد نامہ لکھدیا اور اوسی روز ابو جندل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنیکو طیار تھے آپنے لوٹا دیا اور جو شخص آتا اگرچہ وہ مسلمان ہو کر آتا اوسکو بھی لوٹا دیتے اور مسلمان عورتین گھر بار چھوڑ کر آپکی جناب مین حاضر ہوئین آپ بی بی ام کلثوم اونمین بین سے تھین اونکے رشتہ دار وارث آکر درخواست کی کہ ام کلثوم

ہمارے حوالے کیجاوے سو آپنے اونکو نہین پھیرا کہ پروردگار نے یہ چند آیتین سورۂ ممتحنہ کی نازل فرمائین +
یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ یعنی اے ایمان والو جسوقت عورتین ایمان والی ہجرت کرکے تمہارے پاس
آوین تم اونکا امتحان کرو اور آپ ان آیتون سے اونکا امتحان کرتے تھے مقام حدیبیہ مین جو عہد و پیمان ہوا
تھا اوسمین یہ شرطین درج تھین اور اس شرط مین (کہ جو ہمارا آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو واپس کردینا)
عورتین بھی داخل تھین پروردگار کو اونکا پھیرنا منظور نہوا تو یہ آیتین نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑ دیا۔
دیکھو اس حدیث مین ان آیتونکے نازل ہونیکا سبب کس تصریح سے مذکور ہے قصوری صاحب نے اس ظاہر
روایت سے عدول کرکے اپنی رای سے ایسی توجیہین تراشین اور باتین بنائین کہ جس سے علما کے نزدیک
اونکی لیاقت علمی کچھ باقی نرہی ؎ پہلے ہی سے نہ آپکی تھی قدر و منزلت ٭ مضمون خلط نے اور ڈبو دی رہی سہی
**قولہ** مومنات کے لفظ سے مومن مرد نکل گئے الخ ہم پہلے ہی اسکو بروایت صحیحین ثابت کرچکے ہین کہ
آنحضرت نے مردونسے بیعت لی اور آیۃ النسا کہ جسکو قصوری صاحب نے عورتونکے ساتھ خاص کیا ہے پڑھی اور بھی
نسائی مین ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْہِ النِّسَاءُ
قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھسے بیعت نہین
کرتے ہو اوس عہد پر جس پر عورتون نے بیعت کی ہے عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ پس ہمنے اوس عہد پر بیعت
کی۔ ہرچند کہ آیت مذکورہ مین خاص کر عورتونکا ذکر ہے اور اونہین سے خطاب ہے لیکن آنحضرت نے مردونکے حق
مین یہ آیت پڑھکر سبکو اس حکم مین شامل کردیا حالانکہ آنحضرت مومنین اور مومنات مین فرق کرسکتے تھے
یہان قصوری صاحب ایسے حد سے بڑھے کہ توضیح نبوی کے بھی مخالف ہوگئے ؎ مرا با و نمی آید دروی اعتقاد
انچنین بد کرون و دین پیمبر داشتن ٭ **قولہ** اور شرط اِذَا جَاءَکَ سے یہ نکلا کہ جب آنحضرت کے پاس آوے
اپنی خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریض کرکے بیعت کرین الخ لفظ بَایِعُوْنِیْ صیغہ
امر یعنی مجھسے بیعت کرو صحیح روایت مین وارد ہے پھر باینہمہ تحریض نبوی کے قصوری صاحب کا یہ کہنا کہ
نہ بلا بلا کر تحریض کرکے بیعت لین کسقدر جہالت ہے اور نیز صحیحین مین بروایت ابن عباس وارد ہے کہ آنحضرت
عورتونکے پاس تشریف لیگئے اور آیۂ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ

اخیر تک پڑھ کر سُنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو گی ایک عورت نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ
پس اس سے بڑھکر کیا ترغیب ہو گی کہ آنحضرت خود تشریف لیگئے اور بیعت کی درخواست کی اور نسائی
کی روایت مین تو یہ تصریح ہے کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد کیا کہ تم مجھسے اسطرح بیعت نہین کرتے ہو
جیسی عورتون نے کی ہے اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَۃٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ
قَالَ قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ قَالَ وَاَیْضًا قَالَ فَبَایَعْتُہُ الثَّانِیَۃَ یعنی سلمہ کہتے ہین کہ بیعت کی مینے آنحضرت سے
پھر مین درخت کے سایے مین جا بیٹھا پس جب مجلس شریف مین آدمی کم ہو گئے تو فرمایا ای بیٹے اکوع کے
کیا تو ہم سے بیعت نہین کرتا سلمہ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے
ہین پس مینے دوبارہ بیعت کی یہ مقام غور ہے کہ جب آنحضرت کو ایک شخص سے ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپنے اوسکو بھی
بیعت کی رغبت دلائی پس قصوریصاحب اگر منصف ہین تو اپنی کج بحثی سے باز آئینگے اور اس جواب سے دل
مین شرمائینگے ورنہ سمجھ لین کہ جہل مرکب کا مرض علاج پذیر نہین ؎ رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم +
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا + **قولہ** اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت
معلوم ہوتی ہے الخ سبحان اللہ کیا اعتراض ہے کہ بار بار اسیکی رٹ چلی جاتی ہے مکرر سہ کرر آموختہ پڑھنے
سے شرم بھی نہین آتی ہے تو ہم بھی قصوریصاحب کی یاد دہی کیواسطے پھر دوبارہ لکھے دیتے ہین کہ صحابہ
کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کرتے وقت
یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپسے بیعت کرتے ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام
احمد بن حنبل مین قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا موجود ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروز فتح مکہ
کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے تھے اور حضرت عمر فاروق پہاڑ کے نیچے عورتون سے بیعت لیتے تھے
کَمَا اَخْرَجَہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَوْمَ الْفَتْحِ فَبَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَلَی الصَّفَا وَعُمَرُ یُبَایِعُ النِّسَاءَ تَحْتَہَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَخْرَجَ نَحْوَہٗ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ مَرْدُوَیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابو یعلی

وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ مدینہ مین تشریف فرما ہوے انصار کی عورتون کو
ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ درمنثور مین حافظ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَیْدٍ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَبُوْیَعْلیٰ
وَالطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہٖ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَیْتٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْھِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَی
الْبَابِ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَیْکُنَّ تُبَایِعْنَ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا
تَسْرِقْنَ وَلَا تَزْنِیْنَ قُلْنَا نَعَمْ فَمَدَّ یَدَہٗ مِنْ خَارِجِ الْبَیْتِ وَمَدَدْنَا اَیْدِیَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَیْتِ
یعنی ام عطیہ نے فرمایا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے آپنے انصار کی عورتونکو حکم دیا
کہ ایک جگہ جمع ہوجاوین اور عمر فاروق رض کو عورتونکی طرف بھیجا سو حضرت عمر رض دروازے پر کھڑے ہوے اور سلام
کیا اور کہا کہ مین حسب الحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمھارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس
بات پر جو کبھی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان پس عمر فاروق رض نے باہر سے دروازے کے اندر ہاتھ
بڑھایا اور ہمنے بھی گھر کے اندر سے اونکی طرف ہاتھ پھیلائے آب قصوری صاحب خود انصاف کرین کہ
اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہوتی تو آپ عمر فاروق رض کو ہرگز نائب
کرکے نہ بھیجتے اور صحابہ کبار خلفای راشدین سے بیعت کرنے کو جائز نہ سمجھتے پس ان روایات
سے ثابت ہوگیا کہ بیعت توبہ اور بیعت خلافت کوئی بھی خاصہ آنحضرت کا نہین ہان البتہ قصوری صاحب
کا یہ خاصہ ہے کہ آپ تنہا جمہور علمای محققین سے علیحدہ ہوکر بیعت توبہ کے منکر ہو بیٹھے عقل و دانش کھو بیٹھے

| | |
|---|---|
| تصور اسمین قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا | کہ منکر ہوگیا وہ بیعت مسنون توبہ کا |

تمت

# اعلان

ناظرین انصاف بین کو معلوم ہو کہ

اگرچہ یہ کتاب نفیس نصاب علم معرفت و سلوک و دیگر طرق
مفیدہ ہدایت و ارشاد تصوفانہ مین عدیم المثیل موسوم بشفاء العلیل
ترجمہ قول الجمیل بارہا چھپی اور ہاتھون ہاتھ بکی لیکن اس مرتبہ ایک نیا ضمیمہ نہایت
ضروری جسمین معترضین ظاہر بین کے شبہات کا رفع اور طالبین علم سلوک کا نفع ہے
اضافہ کر کے خاص اس مطبع نظامی مین چھپائی گئی اور اس سے استحقاق حفظ کتاب
مین ایک نوع کی خصوصیت ہوئی لہذا التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کو مع ضمیمہ
ہذا بدون اجازت راقم کے نہ چھپواوین اور بطمع نفع زر کے مواخذہ جرم حق تلفی
حفظ کتاب حسب قانون ایکٹ (۲۵) ۱۸۶۷ء نقصان نہ اٹھاوین
ہان جس قدر نسخے اسکے مطلوب ہون قیمت بھیجکر مطبع
نظامی کانپور سے منگوا لین فقط

الراقم
محمد عبد الرحمن خان مہتمم مطبع نظامی
واقع کانپور